۱۰۲۔ عابدی، انجمن، پنج: "آمد" نہیں ہے۔ خواجہ، سویدا میں ہے مگر عابدی میں اس کا اظہار نہیں۔

۱۰۳۔ انجمن، پنج: کہ مبادا۔۔۔ ۔ افتد۔ نہیں ہے۔ عابدی، مالک، سویدا، خواجہ: میاد۔

۱۰۴۔ عابدی، پنج، انجمن: دو در بروے۔

۱۰۵۔ عابدی، انجمن، پنج: د، عطف نہیں ہے۔

۱۰۶۔ عابدی: دو میں درِ، انجمن، پنج: دو میں در۔

۱۰۷۔ انجمن، پنج: صحیفہ۔

۱۰۸۔ عابدی: "قبول" نہیں ہے۔

۱۰۹۔ مالک، اصل: "نہد" نہیں ہے۔ پنج: می نہد، سہو کاتب۔

۱۱۰۔ ماسوائے گل: از وے۔

۱۱۱۔ خواجہ، مالک، سویدا، عابدی: اللہ بس و ماسوی ہوس۔ پنج: اللہ بس باقی ہوس۔
گل: "اللہ بس باقی ہوس" سہو کاتب تھا اس لیے متن میں درستی کی گئی۔

۱۱۲۔ گل میں کوئی تاریخ نہیں۔ خواجہ: محررہ غرۂ ربیع الاول ۱۲۴۴ھ ہجری۔ مالک: محررہ نہم شوال ۱۲۴۴ھ
سویدا: عکس ناخوانا، مگر عابدی میں "محررہ غرۂ ربیع الاول ۱۲۴۴ھ ہجری" ہے جو خواجہ سے منقول
ہے۔ عابدی مقدمہ ص ۲۱ میں سویدا کی تاریخ تحریر "۱۶ ذی قعدہ ۱۲۴۵ھ مطابق ۹ مئی
۱۸۳۰ء" لکھی ہے۔ سویدا کے عکس میں "شانزدہم ذی قعدہ سنہ" صاف پڑھے جاتے
ہیں سن کے ہندسے نمایاں نہیں۔ عابدی میں دیباچے کے آخر میں وہی تاریخ لکھی تھی جو سویدا
میں ہے۔ خواجہ کی تاریخ اس لیے درست نہیں کہ دیباچہ خواجہ سے منقول نہیں۔ یوں تو یہ سویدا
کی بھی نقل نہیں ہے بلکہ پنج کی نقل ہے۔ مزید بحث کے لیے مقدمہ ملاحظہ فرمائیے۔

۲۔ نختیں در
انتخاب کلام اردو

ہمارا قایم کردہ عنوان کسی نسخے میں نہیں ہے۔ لیکن غالب نے خود گلِ رعنا کے دیباچے میں اس کے لیے یہی عنوان تجویز کیا ہے: "نختیں در رابہ اشعار ہندی بگوہر آموذم" بنابریں مناسب یہی معلوم ہوا کہ ہم اس کا عنوان "نختیں در" ہی قایم کریں۔ مالک میں "انتخاب اردو" اور عابدی میں "اردو" عنوان قایم کیا ہے۔

اختلاف نسخ کے سلسلے میں مستقل ماخذوں کی وضاحت شروع میں کر دی گئی ہے۔ مخصوص ماخذ مع مخففات یہ ہیں:

۱۔ عرشی زادہ: نو دریافت مخطوطہ تعلیم غالب، جسے اکبر علی خاں نے "نسخۂ عرشی زادہ" کے نام سے شائع کیا اور نقوش میں "بیاضِ غالب" کے نام سے چھپا ہے۔

۲۔ نقوش نستعلیق: نقوش غالب نمبر حصہ دوم اکتوبر ۱۹۶۹ء، جس میں بیاضِ غالب بصورت نستعلیق چھپی ہے۔

۳۔ ف: نسخۂ فوجدار محمد خاں نیز حمید و حمیدیہ کے متن کی یکسانیت کے لیے۔

۴۔ حمیدیہ: نسخۂ فوجدار محمد خاں مع متداول دیوان مرتبہ مفتی انوار الحق۔

۵۔ حمید: نسخۂ فوجدار محمد خاں، مرتبہ حمید احمد خاں، مطبوعہ مجلس ترقی ادب لاہور۔

۶۔ شیرانی: نسخۂ دیوان غالب مملوکہ حافظ محمود خاں شیرانی مرحوم، مطبوعہ مجلس ترقی ادب لاہور۔

۷۔ حسرت: شرح دیوان غالب از مولانا حسرت موہانی، جس میں کچھ اشعار غیر مطبوعہ گلِ رعنا سے لے کر شامل کیے ہیں۔ عابدی اور حمیدیہ میں ان اشعار کا حوالہ دیوان مرتبہ نظامی بدایونی کا دیا ہے اصولاً حسرت کا حوالہ دینا تھا۔

۸۔ نظامی: دیوان غالب مطبوعہ مطبع نظامی کانپور ۱۸۶۲ء

۹۔ عرشی: دیوان غالب مرتبہ مولانا امتیاز علی خاں عرشی۔

گل، مالک کے آغاز میں کوئی کلمۂ ابتدائیہ نہیں ہے۔ خواجہ میں "یا اسد اللہ الغالب" سویدا میں "چند اشعار نوشتہ شد" لکھا گیا ہے۔ سویدا کے یہ چند اشعار زیرِ نظر عکس میں کل تیرہ ہیں جو چھ مختلف غزلوں سے لیے گئے ہیں۔

ان اشعار کا سلسلہ گل رعنا کی غزل ع۶ تک پہنچتا ہے۔ سویدا کے عکس سے ہم یہ اشعار اس لیے نقل کر رہے ہیں کہ قارئین کو معلوم ہوجائے کہ سویدا متن کے اعتبار سے کس قدر ناقص ہے:

۱۔ تھا خواب میں خیال کو تجھ سے معاملہ	جب آنکھ کھل گئی نہ زیاں تھا نہ سود تھا
۲۔ لیتا ہوں کمتب غم دل میں سبق ہنوز	لیکن یہی کہ رفت گیا اور بود تھا
۳۔ ڈھانپا کفن نے داغ عیوب برہنگی	میں ورنہ ہر لباس میں ننگ وجود تھا
۴۔ دوست غم خواری میں میری سعی فرمادینگے کیا	زخم کے بھرتے تلک ناخن نہ بڑھ آوینگے کیا
۵۔ خانہ زاد زلف ہیں، زنجیر سے بھاگیں گے کیوں	ہیں گرفتار وفا، زنداں سے گھبراویں گے کیا
۶۔ عرض کیجیے جوہر اندیشہ کی گرمی کہاں	کچھ خیال آیا تھا وحشت کا کہ صحرا جل گیا
۷۔ محبت تھی چمن سے لیکن اب یہ بے دماغی ہے	کہ موج بوئے گل سے ناک میں آتا ہے دم میرا
۸۔ محرم نہیں ہے تو ہی نوا ہائے راز کا	یاں ورنہ جو حجاب ہے پردہ ہے ساز کا
۹۔ تو اور سوئے غیر نظر ہائے تیز تیز	میں اور دکھ تری مژہ ہائے دراز کا
۱۰۔ ہیں بسکہ جوش بادہ سے شیشے اچھل رہے	ہر گوشۂ بساط ہے سر شیشہ باز کا
۱۱۔ تاراج کاوش غم ہجراں ہوا اسد	سینہ کہ تھا دفینہ گہر ہائے راز کا
۱۲۔ پانو میں جب وہ حنا باندھتے ہیں	میرے ہاتھوں کو جدا باندھتے ہیں
۱۳۔ آہ کا کس نے اثر دیکھا ہے	ہم بھی ایک اپنی ہوا باندھتے ہیں

گل رعنا کا متن، ترتیب غزلیات و اشعار نسخۂ شیرانی کے مطابق ہے۔ معمولی سا جزوی اختلاف پایا جاتا ہے۔ جس سے یہ قیاس کرنا بے جا نہ ہوگا کہ اس انتخاب کے وقت نسخۂ شیرانی کی اصل یا اس کی نقل پیش نظر رہی ہے۔

اختلاف نسخ

۱۔ یہ غزل سویدا کے عکس میں نہیں ہے۔ باقی ہر جگہ ع۱ پر ہے۔ گل رعنا میں تین شعر منتخب ہوئے ہیں۔

۲۔ یہ شعر عرشی زادہ اور ف میں نہیں ہے۔ ف کے حاشیے پر اضافہ ہوا، شیرانی سے شامل متن ہوا ہے۔ ف کے حاشیے کی نشاندہی حمید میں کی گئی ہے۔ گل کا کاتب مصرع ثانی میں "باہر" کے بعد "ہے" لکھنا بھول گیا تھا۔ بعد کو لکھا ہے۔

۳۔ یہ غزل عرشی زادہ میں نہیں۔ ف میں اس زمین میں دو غزلیں نمبر ۳، نمبر ۵ ہیں۔ شعر نمبر ۱، غزل نمبر ۳ سے لیا ہے اور شعر نمبر ۲، نمبر ۳ غزل نمبر ۵ کے ہیں۔

۴۔ ف، شیرانی: مژگاں جو وا ہوئی نہ زیاں تھا نہ سود تھا۔ باقی ہر جگہ مطابق گل، اس سے ظاہر ہے کہ تبدیلی گل کی تدوین کے وقت ہوئی۔

۵۔ مالک: لکھتا ہوں۔ باقی ہر جگہ: لیتا ہوں۔

۶۔ عابدی: ڈھانکا، حالانکہ سویدا میں 'ڈھانپا' ہے۔ شیرانی: ڈھانپے باقی ہر جگہ: ڈھانپا۔

۷۔ یہ غزل عرشی زادہ میں نہیں۔ ف کے حاشیے میں اور شیرانی کے متن میں ہے۔ حمیدیہ میں حاشیے میں موجودگی کی نشاندہی نہیں کی گئی۔ مطبوعہ کے ضمن میں دکھایا ہے "تینگے" حمیدیہ میں ردیف کا جزو ہے۔ حالانکہ شیرانی، گل، نظامی میں "دینگے" ہے۔ حمید میں بھی "تینگے" ہے مگر یہ حمیدیہ سے منقول ہے۔ حمیدیہ میں کسی متداول دیوان سے نقل کرلیا ہے اور حمید میں اصل سے مقابلہ کرتے وقت یہ بات نظر انداز ہوگئی۔

۸۔ ف، نظامی: عابدی: بھرنے۔ گل مالک، شیرانی: بھرتے۔ سویدا، ناخوانا۔

۹۔ یہ اور اس کے بعد والا شعر سویدا میں نہیں ہے۔

۱۰۔ یہ اور اس کے بعد والا شعر، عابدی اور شیرانی میں قطعہ بند ہیں۔ گل کا کاتب یہ شعر لکھنا بھول گیا تھا اس نے اسے دونوں کالموں کے بیچ میں لکھا ہے۔

۱۱۔ گل: گرفتار جنوں۔ ف: گرفتار بلا۔ شیرانی، نظامی، عابدی: گرفتار وفا

۱۲ ۔ یہ غزل تمام ماخذوں میں ہے مگر یہ اشعار عرشی زادہ میں نہیں ۔ ف کے حاشیے میں ہیں۔ حمیدیہ میں مطبوعہ دکھائے ہیں اور متن بھی مطبوعہ کا اختیار کیا ہے اور حمیدیہ میں بھی اسی سے نقل ہوا ہے عابدی میں یہ غزل نمبر ۵ پر ہے یہ ترتیب کا اختلاف کیوں ہے ؟ اس کا سبب کچھ نہیں معلوم ہوسکا حالانکہ سویدا کے متفرق اشعار میں ترتیب کے لحاظ سے یہ تیسری غزل قرار پاتی ہے ۔ سویدا میں صرف دوسرا شعر ہے۔

۱۳ ۔ ف، نظامی : دکھاتا۔ حمیدیہ میں مطبوعہ سے منقول وہیں سے حمیدیں۔ عرشی ص۲۲۵ : ف میں 'دکھاؤں' دیوان مطبوعہ ۱۸۴۱ میں سب سے پہلے 'دکھاتا' ملتا ہے ۔ گل رعنا اور شیرانی میں 'دکھاؤں' ہے ۔

۱۴ ۔ مالک اصل میں جگہ بیاض ہے مطبوعہ سے نقل کیا گیا ہے ۔

۱۵ ۔ حمیدیہ، نظامی : یہ شعر مقدم ہے اور پہلا مؤخر ۔

۱۶ ۔ یہ غزل عرشی زادہ میں نہیں ہے ۔ گل میں حسبِ ذیل شعر نہیں ہے ۔ مالک، عابدی میں ہے ؎

تھی نو آموز فناہمت دشواریٔ شوق

سخت مشکل ہے کہ یہ کام بھی آساں نکلا

نظامی میں" ہے نو .... دشوار پسند"۔ متن ہے ۔ ف، شیرانی میں دو غزلہ ہے گل کے یہ تینوں شعر پہلی غزل کے ہیں ۔

۱۷ ف : "عشرت ایجاد، چہ بوئے گل وکو دودِ چراغ" پہلا مصرع تھا۔ حاشیے میں متداول مصرع لکھا گیا ہے ۔

۱۸ ۔ یہ شعر نظامی میں نہیں ہے ۔ حسرت میں گل رعنا سے لے کر غیر مطبوعہ کے ضمن میں شائع ہوا وہیں سے دوسرے نسخوں میں نقل کیا گیا ۔

۱۹ ۔ گل کا کاتب قدیم طرز کے مطابق ہر جگہ 'ایک' ہی لکھتا ہے اس لیے ہم نے متن میں 'اک' بنا دیا ہے

۲۰ ۔ مالک : وہ ۔

۲۱ ۔ یہ غزل عرشی زادہ میں نہیں، ف کے حاشیے کی ہے ۔ حمیدیہ میں مطبوعہ کے ذیل میں دکھایا ہے اور حاشیے کی نشاندہی نہیں کی۔ حمید میں اسے حاشیے کا ظاہر کیا گیا ہے ۔ عرشی میں بھی ف ورق ۱۹ الف کے حاشیے کی غزل بتایا ہے ۔

۲۲ ۔ عابدی : نہ جو باب ۔

۲۳ ۔ مالک : دل میں، باقی ہر جگہ : دل کا

۲۴ ۔ گل کے کاتب نے پہلے 'خونچکاں' لکھا تھا، اسے قلمزد کر کے، نشان (ـــ) لگایا اور حاشیے میں بے کفن لکھا ہے ۔

۲۵ ۔ یہ غزل شیرانی کے حاشیے کی ہے بسفر کلکتہ میں لکھی گئی اور باندہ سے بھیجی گئی جسے حاشیۂ شیرانی میں نقل کیا گیا ہے۔ گل میں صرف پانچ شعر ہیں ۔ مالک میں یہ شعر زاید ہے :

بیاں کیا کیجیے ؟ بیدادِ کاوشہائے مژگاں کا — کہ ہر اک قطرۂ خوں دانہ ہے تسبیحِ مرجاں کا

عابدی میں اس شعر کے ساتھ ساتھ حسب ذیل اشعار بھی اضافی ہیں ۔

دکھاؤں گا تماشا، دی اگر فرصت زمانے نے — مرا ہر داغِ دل اک تخم ہے سرو چراغاں کا

کیا آئینہ خانے کا وہ نقشہ تیرے جلوے نے — کرے جو پرتوِ خورشید عالم شبنمستاں کا

میری تعمیر میں مضمر ہے اک صورت خرابی کی — ہیولا برقِ خرمن کا ہے خونِ گرم دہقاں کا

اگا ہے گھر میں ہر سو سبزہ ویرانی تماشا کر — مدار اب کھودنے پر گھاس کے ہے میرے درباں کا

خموشی میں نہاں خوں گشتہ لاکھوں آرزوئیں ہیں — چراغِ مردہ ہوں میں بے زباں گورِ غریباں کا

عابدی میں یہ اشعار گل اور مالک میں شامل اشعار کے بعد درج ہیں جس سے یہ نتیجہ برآمد ہوتا ہے کہ یہ بعد میں کسی نے اضافہ کئے ہیں ۔ اگر غالب شاملِ متن کرتے تو ترتیب اشعار 'شیرانی' کے مطابق ہوتی ۔ یہ اضافہ سویدا میں بتایا گیا ہے، حالانکہ سویدا کے عکسی صفحے میں یہ غزل تو درکنار اس زمین کا ایک بھی شعر موجود نہیں ہے ۔

عابدی میں تعلیقات میں اس غزل کے متعلق یہ حاشیہ دیا گیا ہے :

"جو اشعار گل رعنا (مرتبہ عابدی) میں ۷ تا ۱۱ درج ہیں وہ نسخۂ بھوپال سویدا کا اضافہ ہیں ۔ گل رعنا کے اولین متن میں موجود نہیں، نہ نسخۂ خواجہ محمد حسن میں ہیں، نہ مالک رام صاحب کے نسخے میں ۔ ان اشعار کو ہم نے پھول کی علامت سے ظاہر کر دیا ہے اور اولین متن والے چار اشعار کے بعد درج کیا ہے"۔ (ص ۱۴۸)

اس تعلیق میں کئی غلطیاں ہیں ۔ ان میں سے چند کی نشاندہی خود فاضل مرتب نے غلط نامہ میں کر دی ہے ۔ مگر ایک غلطی کی طرف فاضل مرتب نے توجہ نہیں فرمائی ۔ یہ زاید اشعار اولین متن کے چار اشعار کے بعد نہیں بلکہ چھ اشعار کے بعد درج ہوئے ہیں ۔ اولین متن میں صرف پانچ شعر ہیں، چھٹا شعر مالک میں زاید ہے ۔

نسخۂ خواجہ میں مندرج اشعار کی تعداد معلوم نہیں۔ اگر عابدی صاحب کی روایت کو صحیح تسلیم کر لیا جائے تو پھر یہ اضافہ گل کے بعد کا ماننا پڑے گا' اور نسخۂ خواجہ کو مؤخر۔

گل' مالک' عابدی میں شامل اشعار کے علاوہ اس غزل کا صرف یہ شعر باقی رہ جاتا ہے:

ہنوز ایک پرتو نقش خیال یار باقی ہے　　دل افسردہ گویا حجرہ ہے یوسف کے زنداں کا

۲۶۔ مالک: اصل میں یہ مصرع نہیں تھا جگہ خالی تھی' مالک میں مطبوعہ سے شامل کیا گیا ہے۔ اس کے بعد مالک' عابدی میں وہ شعر ہے جو پہلے زاید کے ضمن میں نقل کیا جا چکا ہے۔

۲۷۔ گل: آلود۔ مابقی: آلودہ۔ نیز یہ شعر نظامی میں مؤخر اور مابعد مقدم

۲۸۔ مالک: سوئے۔ مابقی سوتے۔ نیز یہ شعر نظامی میں مقدم اور شعر ماقبل' مؤخر ہے۔

۲۹۔ یہ غزل عرشی زادہ میں نہیں ہے۔ ف میں ملتی ہے۔

۳۰۔ ف: پہ بھی۔ عرشی میں اسے سہو کاتب بتایا ہے۔

۳۱۔ یہ شعر حاشیہ ف کا ہے حمیدیہ میں یہ نشاندہی نہیں کی گئی۔ عرشی اور حمید میں یہ ظاہر کیا گیا ہے۔

۳۲۔ ف' شیرانی: مرگیا صدمۂ آواز سے قم کی غالب۔ گل رعنا کی تدوین سے پہلے تبدیلی ہوئی۔ حمید کے غلط نامے میں صحیح: صدمۂ آواز سے قم کے غالب۔ لکھا ہے۔ میرے خیال میں یہ سہو ہے۔ صحیح صورت وہی ہے جو ف اور شیرانی کی لکھی ہے۔

۳۳۔ یہ غزل عرشی زادہ سے گل رعنا تک ہے' نظامی میں نہیں۔ گویا متداول کے لئے منتخب نہیں ہوئی۔ حسرت میں یہ تینوں شعر گل رعنا سے منقول ہیں بعد ازاں اسی سے دوسرے نسخوں میں نقل ہوئے۔

۳۴۔ گل رعنا' شیرانی: شوخی۔ ف' حسرت: شہرت

۳۵۔ گل اصل: جیوں۔ عہد غالب اور بالخصوص دہلی میں اس کا تلفظ یائے مخلوط سے کیا جاتا تھا۔

۳۶۔ عرشی زادہ: شرر در رنگ۔ عرشی (ص۲۰۲) میں ف کا متن عرشی زادہ کے مطابق بتایا ہے۔ مگر حمید و حمیدیہ میں اس کا اظہار نہیں ملتا۔

۳۷۔ عرشی زادہ' ف' شیرانی: پیدا ہے۔ عرشی ح ص۲۰۲ میں مالک اصل کا متن "ظاہر کیا" بتایا ہے مگر مالک کا متن گل کے مطابق "ظاہر ہے" عابدی (مقدمہ ص۳۳۳) میں عرشی کا حاشیہ نقل کر دیا ہے' مالک پیش نظر نہیں رکھا گیا۔

۳۸۔ عابدی: آرزو سے سہو کاتب۔

۳۹۔ عرشی زادہ' شیرانی: دیوے گا۔ ف: لایا ہے' حمید: حاشیۂ ف' دیوے گا۔ مرتب حمیدیہ نے ف کے حاشیے کی اصلاح ظاہر نہیں کی' عرشی میں کی گئی ہے۔

۴۰۔ عابدی مقدمہ ص۳۳۳ میں مالک کا متن "مبادا ہوں" عرشی ص۲۰۴ سے نقل کیا ہے حالانکہ مالک میں "مبادا ہو" ہے۔

۴۱۔ یہ غزل عرشی زادہ میں نہیں ہے۔

۴۲۔ عرشی ح (ص۲۲۵) میں طبع اول: لیک اب پھر' بتایا ہے۔ عابدی میں اس اختلاف کو مالک و عرشی سے منسوب کر دیا ہے۔

۴۳۔ ف: بد دماغی۔ عرشی ح (۲۲۵) میں مالک میں بھی "بد دماغی" بتایا ہے اور اسی سے عابدی میں نقل کیا گیا ہے۔ مالک میں "بے دماغی" ہی ہے۔ عرشی ح میں ف کا متن "بیدماغی" بتایا ہے۔ حمیدیہ' حمید میں "بد دماغی" ہی ہے اور کسی اختلاف کو ان دونوں میں ظاہر نہیں کیا گیا۔ مالک اصل: ردیف "اپنا" بتائی ہے۔ (مالک ح ص۱۶۵)

۴۴۔ یہ غزل' عرشی زادہ میں نہیں۔ ف کے حاشیے پر درج ہے۔ حمیدیہ میں یہ بات ظاہر نہیں کی کہ یہ حاشیہ کی غزل ہے۔

۴۵۔ شیرانی' نظامی: پردا۔

۴۶۔ مالک: دنگہ۔

۴۷۔ اس غزل کے شعر نمبر ۱ تا نمبر ۴ و نمبر ۹' عرشی زادہ میں ہیں۔ نمبر ۵ تا ۸ حاشیۂ ف کے ہیں حمیدیہ میں یہ بات ظاہر نہیں کی گئی' بلکہ اسی زمین کے حاشیے پر دو جگہ مندرجہ ۱۲ شعر یکجا کر کے ایک نئی غزل بنا ڈالی۔ حالانکہ غالب نے سابقہ دونوں غزلوں میں یہ شعر اضافہ کیے تھے لیکن شیرانی میں سابقہ اور اضافی شعروں سے انتخاب کر کے ایک غزل بنائی ہے۔ مگر متداول دیوان کے انتخاب میں دو غزلہ بنا ڈالا اور شیرانی سے غیر حاضر اشعار کو پھر شامل کر لیا۔ شعر نمبر ۱ و شعر نمبر ۹ متداول میں نہیں تھے۔ گل رعنا سے حسرت میں غیر مطبوعہ کے ذیل میں شائع ہوئے وہیں سے دوسرے نسخوں میں منقول ہوتے۔ مالک ح ص۱۶۵ میں دو غزلوں سے انتخاب ہونا ظاہر کیا ہے حالانکہ حاشیے اور شیرانی کی نشاندہی ضروری تھی۔

حاشیے کے اشعار کی نشاندہی عرشی اور حمیدیہ میں کی گئی ہے۔

۴۸۔ ف، عرشی: تیری۔ یہاں رسم الخط کی وجہ سے التباس ہوا ہے۔ ورنہ قاعدے کے مطابق "تیرے" چاہیئے۔ یہ شعر متداول دیوان میں نہیں۔ حسرت میں گل رعنا سے منقول ہے۔

۴۹۔ عرشی زادہ ف، شیرانی: زہرۂ دل۔

۵۰۔ نظامی: شب کہ برق سوز دل سے زہرۂ ابر آب تھا۔ متداول مطلع اسی سے بنایا ہے۔

۵۱۔ مالک: ہر اک۔ عابدی مقدمہ ص۳۳ میں یہ عرشی میں بتایا ہے حالانکہ عرشی میں "ہر یک" ہے عرشی ص۴۲۵ میں مالک میں "ہرایک" ظاہر کیا ہے مگر مالک میں "ہر اک" ہے۔

۵۲۔ مالک اصل میں مصرع کی جگہ خالی تھی متداول سے نقل ہے۔

۵۳۔ ف: سے تار نظر، مالک میں "سے" کی نشاندہی ہے۔ "تار نظر" کی نہیں۔

۵۴۔ یہ اور اس کے بعد کے اشعار بجز مقطع حاشیۂ ف کے ہیں۔

۵۵۔ مالک اصل: چراغ۔

۵۶۔ مالک میں اسے اور اس کے بعد کے دو شعروں کو عرشی زادہ اور ف میں نہ ہونا لکھا ہے اول تو اس سے ماقبل کا شعر بھی عرشی زادہ میں نہیں یعنی نمبر۵ تا نمبر۸۔ کیونکہ یہ حاشیہ ف کے ہیں۔ حمیدیہ ص۱ پر یہ تمام اشعار موجود ہیں اگرچہ مرتب نے حاشیہ کی نشاندہی نہیں کی مگر عرشی میں (ص۲۲۴) میں اس تغافل کی نشاندہی کی ہے اور اب حمیدیہ میں صاف حاشیے میں مندرج ہیں یہ بات تو صحیح ہو سکتی ہے کہ ف کے متن میں نہیں مگر ہونے کے متعلق حاشیۂ ف میں موجودگی کی نشاندہی ضروری ہے۔

۵۷۔ عرشی زادہ، ف: جوش یاد نغمہ و ساز مطرب سے اسد۔ ف میں اصلاح ہوئی یہ شعر حسرت میں گل رعنا سے منقول ہے۔

۵۸۔ عرشی زادہ، ف: بر۔ مرتب حمیدیہ نے حاشیہ میں اصل کے متن میں "بر" لکھا ہے حمید، عرشی مالک میں یہ اختلاف ظاہر نہیں کیا گیا۔

۵۹۔ یہ غزل عرشی زادہ میں نہیں۔

۶۰۔ عرشی زادہ، ف، شیرانی میں اس زمین میں دو غزلیں ہیں جن میں سے صرف پہلا شعر یہاں شامل کیا گیا ہے دوسرا شعر گل رعنا کے علاوہ اور کہیں نہیں ملتا۔ حسرت میں گل رعنا سے لے کر یہ دونوں شعر غیر مطبوعہ

کے ذیل میں شائع کئے گئے وہیں سے دوسرے نسخوں میں نقل ہوئے یہ متداول میں نہیں شامل کئے گئے۔

۶۱۔ یہ غزل، عرشی زادہ، ف، شیرانی میں ہے مگر تیسرا شعر شیرانی کے علاوہ اوروں میں نہیں ملتا شیرانی کے بعد گل رعنا میں ہے۔ متداول میں ایک بھی نہیں۔ حسرت میں غیر مطبوعہ کے ضمن میں تیسرا شعر ہے، بعدہ دوسرے نسخوں میں اسی سے منقول ہے۔ باقی دو شعر نہیں۔

۶۲۔ گل: گرفتاروں، بالیقین گرانباروں۔ بیاض غالب نقوش لاہور کے نستعلیق میں "گرفتاروں" غلط خواندگی کی بنا پر ہے۔

۶۳۔ یہ غزل شیرانی ح ورق ۹ الف پر بقلم غالب نقل ہوئی ہے۔ اس لیے یہ کہنا بجا ہے کہ یہ غزل سفر کلکتہ سے پہلے کی ہے۔ گل رعنا میں صرف اس کے یہ دو شعر نہیں ہیں:

نواز شہائے بے جا دیکھتا ہوں شکایتہائے بے جا کا گلا کیا!
سن اے غارت گر جنس وفا سن شکست قیمت دل کی صدا کیا؟

گل میں چوتھے شعر کے مصرع اول میں ترتیب الفاظ بدلی ہوئی ہے۔ اگر گل کے متن کو شیرانی سے اقدم خیال کریں تو ماننا پڑے گا کہ غالب نے شیرانی کے حاشیے پر کلکتے سے آ کر نقل کی ہے۔

۶۴۔ گل کے علاوہ ہر جگہ "فروغ شعلۂ خس یک نفس ہے۔"

۶۵۔ شیرانی، نظامی: عطر پیراہن۔

۶۶۔ مالک اصل: وعدہ، سہو کاتب۔

۶۷۔ یہ غزل عرشی زادہ میں نہیں ہے۔

۶۸۔ یہ شعر نظامی میں نہیں ہے۔

۶۹۔ نظامی: اس کی خطا نہیں ہے یہ میرا قصور تھا۔

۷۰۔ اس زمین کی دو غزلیں، عرشی زادہ اور ف میں موجود ہیں مگر یہ شعر ان میں نہیں ہے شیرانی میں بھی دونوں غزلیں ہیں، دوسری غزل میں یہ شعر نمبر۳ پر ہے (ورق ۱۶ ب) مالک ح میں شیرانی میں بھی اس شعر کا نہ ہونا ظاہر کیا ہے صرف نظامی میں موجودگی بتائی ہے۔ نظامی (متداول) میں دونوں غزلوں سے اشعار لے کر ایک غزل بنائی ہے اس میں بھی یہ شعر نمبر۶ پر موجود ہے۔

۷۱۔ اس زمین میں غزل تو عرشی زادہ میں ہے مگر اس کا کوئی شعر گل رعنا میں نہیں ہے۔ گل رعنا کے اشعار ف میں موجود ہیں صرف شعر نمبر۴ نہیں ہے۔ شعر نمبر۱ متن کا ہے جو عرشی زادہ میں نہیں تھا ف کی تبییض کے وقت اضافہ ہوا۔ شعر نمبر۲، نمبر۳، نمبر۵ ف کے حاشیے کے ہیں۔ حمیدیہ میں انہیں مطبوعہ کے ذیل میں دکھایا ہے۔ حمید میں حاشیے کی نشاندہی کی ہے۔ عرشی میں بھی نشاندہی کی گئی ہے مگر وہاں پانچ شعر حاشیے کے بتائے ہیں۔ یہ مرتب حمیدیہ نے مطبوعہ کے ذیل میں لکھے ہیں، جس سے مولانا کو یہ خیال گذرا کہ یہ سب حاشیے کے ہیں، حالانکہ عرشی (ص۱۵۱) شعر نمبر۴ ف کے متن کا ہے حاشیے کا نہیں۔ شیرانی میں یہاں ایک ورق غائب ہے، الف پر یہ غزل تھی کیونکہ صفحہ ماقبل کی رکاب میں ترک "گرنہ" موجود ہے۔

۷۲۔ ف: لے تو لوں، سوتے میں اس کے بوسہ ہائے پا مگر، موجودہ تبدیلی ممکن ہے کہ شیرانی میں کی ہو۔ معلومہ حیثیت یہ ہے کہ گل رعنا میں اول مرتبہ یہ صورت ملتی ہے۔ گل اصل: کاتب نے "لے تو لوں سوتے میں بوسا اس کے پانو کا مگر" لکھا تھا۔ "بوسا" پر "خ" اور "اس کے پانو" پر "م" لکھ کر مؤخر و مقدم کیا ہے۔ عابدی میں اصلاح ف میں غلط بتائی ہے۔

۷۳۔ یہ شعر پہلی مرتبہ گل رعنا میں سامنے آیا ہے۔

۷۴۔ مالک: پہ/ سہو۔

۷۵۔ یہ غزل ف میں ہے۔ شیرانی کے غائب شدہ ورق پر دوسری غزل یہی ہوگی۔

۷۶۔ ف: سیر گل مت دو۔ نظامی: سیر باغ ندو۔

۷۷۔ یہ ف کے حاشیے کا شعر ہے، حمیدیہ میں اس کا اظہار نہیں کیا گیا، عرشی، حمید میں حاشیے کا بتایا ہے۔ حمیدیہ: "محرمی عشق" بے محل و تصرف بے جا ہے۔ عرشی و حمید میں "محرمی حسن" ہے۔

۷۸۔ اس زمین کی غزل ہر جگہ ہے مگر یہ شعر عرشی زادہ میں نہیں، پہلی مرتبہ ف کے حاشیے میں اضافہ ہوا۔ مالک ح میں اس شعر کو ف سے بھی غیر حاضر بتایا ہے حالانکہ حمیدیہ اور حمید دونوں میں یہ صراحت کی گئی ہے:

"متن میں اس شعر (نمبر۵) پر "لالا" لکھا ہوا ہے اور حاشیے پر اس کی جگہ یہ متداول شعر لکھا ہے"۔ (حمیدیہ ص۲۲) "قلمی دیوان میں چھٹے شعر پر "لالا" لکھ کر حاشیے پر یہ شعر درج کیا ہے"۔ (حمید ص۲۷)

مالک میں حاشیہ ف کی نشاندہی کرنی چاہیئے تھی۔ شعر نمبر۵ جسے خارج کر کے یہ شعر لکھا ہے، درج ذیل ہے ؎

زہد گردیدن ہے گرد خانہ ہائے منعماں
دانۂ تسبیح سے میں مہرہ در ششدر ہوا

یہ شعر شیرانی میں نہیں ہے۔ حمیدیہ میں یہ شعر نمبر۵ ہے اور حمید میں نمبر۶۔

۷۹۔ یہ غزل عرشی زادہ میں نہیں اور ہر جگہ ہے۔ البتہ شعر نمبر۲ نظامی میں نہیں ہے۔ متداول انتخاب میں پوری غزل میں سے صرف یہی شعر نمبر۲ (ہم نے وحشت کدہ) چھوڑ دیا ہے۔

۸۰۔ یہ غزل عرشی زادہ میں نہیں ہے۔

۸۱۔ یہ شعر ف کے حاشیے پر اضافہ ہوا اور کاتب "ترے" لکھنا بھول گیا۔ مالک و عرشی میں حاشیے کی صراحت نہیں کی گئی۔

۸۲۔ شیرانی: تھا میں صحرا میں کہ گھر یاد آیا۔ یہ تبدیلی اور کہیں نہیں پائی گئی۔ عابدی میں اس کے بعد یہ تین شعر اور نقل ہوئے ہیں۔ ممکن ہے کہ سویدا یا خواجہ میں ہوں۔ ان دونوں کے کوائف سامنے نہیں جو معلوم ہو کہ یہ اضافہ کہاں ہوا؟ نیز شعر نمبر۳ کو بھی عابدی میں اضافہ دکھایا ہے:

سادگی ہائے تمنا یعنی — پھر وہ نیرنگِ نظر یاد آیا
عذر واماندگی، اے حسرت دل — نالہ کرتا تھا، جگر یاد آیا
آہ وہ جرأت فریاد کہاں — دل سے تنگ آ کے جگر یاد آیا

۸۳۔ یہ شعر گل کے حاشیے پر اضافہ ہوا اور روش قلم غالب کی روش قلم سے مماثل ہے۔ یہ شعر یعنی مقطع عابدی میں بھی اضافی اشعار میں شامل ہے۔ اس طرح عابدی میں کل پانچ شعر اضافی ہو جاتے ہیں۔

۸۴۔ یہ غزل عرشی زادہ میں نہیں۔ گل رعنا میں ترتیب اشعار شیرانی کے مطابق ہے۔ ف کے مطابق نہیں۔ نظامی میں بھی یہی ترتیب ہے۔

۸۵۔ یہ غزل عرشی زادہ میں ہے مگر یہ دونوں شعر نہیں ہیں۔ ف میں اس غزل میں شعر نمبر۲ شامل متن ہے اور شعر نمبر۱ حاشیے کا ہے۔ حمیدیہ میں حاشیے کی صراحت نہیں بلکہ مطبوعہ کے ذیل میں جداگانہ لکھا ہے جس کا یہ مطلب ہے کہ متن میں نہیں مگر حاشیے پر موجودگی کی صراحت ضروری تھی۔ مالک میں بھی یہ صراحت

نہیں کی گئی۔ عرشی میں کی گئی ہے۔ حمید میں حاشیے ہی میں درج کیا گیا ہے۔

۸۶۔ یہ شعر ف کے حاشیے پر اضافہ ہوا۔ عرشی (ص۳۱۴) میں ف اصل کا اختلاف "عاشق کے" لکھا ہے۔ حمیدیہ اور حمید میں یہ بات ظاہر نہیں کی گئی۔ اگر یہ ہوگا تو ظاہر ہے کہ یہ سہو کاتب ہے۔

۸۷۔ نظامی: کیا کہوں بیماری۔

۸۸۔ یہ غزل ہر جگہ ہے مگر عرشی زادہ کی غزل میں صرف شعر نمبر ۱، نمبر ۲، نمبر ۸ ہیں، باقی ف کے حاشیے کے ہیں۔ حمیدیہ میں حاشیے کا ظاہر نہیں کیا بلکہ مطبوعہ لکھا ہے۔ شعر نمبر ۸ غیر محتاط طور پر مطبوعہ کا متن دیا ہے، اصل کا نہیں۔ حمید میں ان اشعار کو حاشیے کا بتایا ہے اور نمبر ۸ کا صحیح متن اصل سے نقل کیا ہے۔ مالک میں انھیں ف کے حاشیے کا ظاہر نہیں کیا۔ شیرانی میں تمام اشعار شامل متن ہیں۔

۸۹ حمیدیہ، حمید، نظامی: ہوں۔ حمیدیہ کے مرتب نے مطبوعہ سے نقل کیا ہے۔ عرشی میں ف اصل میں "جوں" ہی بتایا ہے۔ حمید میں میرے خیال میں حمیدیہ سے منقول ہے اس اختلاف پر نظر نہیں گئی۔ مالک میں حمیدیہ کا متن، اختلاف میں پیش نہیں کیا گیا۔

۹۰۔ شیرانی: اب لائق توجہ قاتل نہیں رہا۔ عرشی میں ف کا متن بھی یہی بتایا ہے۔ حمیدیہ میں مطبوعہ سے اور اس سے حمید میں نقل کر دیا گیا، ف اصل کے متن پر نظر نہیں رکھی گئی۔ عرشی میں متداول کے "بازوے" کی جگہ گل رعنا اور نظامی کے درمیان "خنجر" ہوتا بتایا ہے۔

۹۱۔ یہ شعر نظامی میں نہیں ہے۔ عرشی زادہ، ف، شیرانی: ہوں قطرہ زن بوادیٔ حسرت شبانہ روز۔ گل رعنا کا متن اور کہیں نہیں، اور کیونکہ متداول میں یہ شعر نہیں ہے اس لئے آخری متن گل رعنا کا ہوا۔ مالک میں "پاس" سہو کاتب ہے۔ مخطوطے میں بھی پاس کا شبہ ہوتا ہے مگر تحتی نقطہ "منزل" کا ہے۔

۹۲۔ عرشی زادہ کا متن پہلے یہ تھا:

انداز ربط یاد ہیں سب مجھکو پر اسدؔ دردا! کہ اختلاط کے قابل نہیں رہا

مصرع اول میں ترمیم کر کے اور مصرع ثانی کو قلمزن کر کے یہ شکل دی:

انداز نالہ یاد ہیں سب مجھکو پر اسدؔ جس دل پہ ناز تھا مجھے وہ دل نہیں رہا

ف میں یہی نقل ہوا، یہیں مصرع اول پر ن بنا کر حاشیے میں "بیداد عشق سے نہیں ڈرتا ہوں پر اسدؔ" لکھا (عرشی ص۴۲۹)۔ حمیدیہ میں اس کی صراحت نہیں کی، اور حاشیے کے دیگر اشعار کے

ساتھ اسے بھی مطبوعہ سے نقل کر دیا، اور ایک الگ شعر قرار دے دیا۔ حمید میں بھی یہیں سے نقل ہو گیا، مگر حمید میں اصل کا متن ضرور نقل ہوا ہے۔ اصلاح کی نشاندہی نہیں ہو سکی کیونکہ "ن" کی علامت پر نظر نہ پڑ سکی ہوگی۔ حمیدیہ میں "ڈرتا مگر نہیں" مطبوعہ سے منقول ہے۔ ف کی اصلاح کا ذکر مالک میں بھی نہیں کیا گیا۔

نظامی: بیداد عشق سے نہیں ڈرتا مگر اسدؔ۔

۹۳۔ یہ غزل عرشی زادہ میں ہے، مگر یہ شعر نہیں ہیں۔ ف کے متن میں بھی نہیں ہیں، حاشیے پر لکھے گئے ہیں۔ حمیدیہ میں یہ صراحت نہیں، حمید میں اور عرشی میں صراحت کی گئی ہے۔ شیرانی کے متن میں ہیں اور نظامی میں بھی۔

۹۴۔ یہ غزل عرشی زادہ میں نہیں، ف اور شیرانی میں ہے۔ شعر نمبر ۱، نمبر ۳، نمبر ۴ ف کے حاشیے کے ہیں۔ حمیدیہ میں یہ صراحت نہیں، بلکہ مطبوعہ دکھاتے ہیں۔ حمید اور عرشی میں صراحت کی گئی ہے۔ شیرانی کے متن میں ہیں۔ مالک میں حاشیہ ف کی صراحت نہیں ہے۔

۹۵۔ یہ شعر نظامی میں نہیں ہے۔

۹۶۔ نظامی: تراز۔ عرشی میں یہ اختلاف نہیں ہے، بلکہ آگرے والے مطبوعہ نسخے میں "تراز" کو سہو کاتب بتایا ہے۔ عرشی میں اشاعت اول دہلی کا اختلاف "ارباب عشق" لکھا ہے۔

۹۷۔ نظامی، عابدی: اک

۹۸۔ یہ غزل عرشی زادہ اور ف میں نہیں۔ ف کے حاشیے پر نقل ہوئی ہے۔ حمیدیہ میں یہ صراحت نہیں۔ حمید اور عرشی میں اظہار کیا گیا ہے۔ شیرانی اور نظامی کے متن میں ہے۔

۹۹ یہ غزل عرشی زادہ اور ف کے متن میں نہیں۔ ف کے حاشیے میں ہے۔ نظامی، شیرانی میں ہے۔

۱۰۰۔ عرشی: ف ح "موج گل اٹھتی" سہو کاتب۔ حمید اور حمیدیہ میں یہ اختلاف ظاہر نہیں کیا۔ شیرانی، عابدی اصل: اٹھی۔ مالک میں کوئی اختلاف نہیں لکھا۔ گل: ہر دم، مابقی: ہر سو۔

۱۰۱۔ گل کے علاوہ ہر جگہ: فصل۔ گل کے کاتب نے صاف "وصل" لکھا ہے۔

۱۰۲۔ نظامی: ہنگامہ۔ حمیدیہ میں نظامی سے نقل ہوا اور حمیدیہ سے حمید میں، حمید میں اس اختلاف پر نظر نہیں رہی، حالانکہ ف میں کیفیت ہے (عرشی ص۴۳۲)۔ گل کے علاوہ ہر جگہ "ہے زہے"، گل میں "ہی نہیں" ہے۔

۱۰۳ - حمیدیہ، حمید : "ہے تصور میں ز بس جلوہ نما موجِ شراب" یہ مصرع غزل کے شعر نمبر ۸ کا مصرع ثانی ہے جو اولاً حمیدیہ میں سہواً نقل ہوا اور اس سے حمید میں۔ اس لغزش کی طرف توجہ نہیں کی گئی۔ گل کے کاتب نے سہواً "رہبر قطرہ ہے" لکھ دیا تھا "پھر" ہے "کاٹ دیا۔

۱۰۴ - یہ غزل، عرشی زادہ، ف اور شیرانی میں موجود ہے۔ انتخاب میں عرشی زادہ سے صرف مطلع و مقطع لیا گیا ہے باقی اشعار حاشیہ ف کے ہیں۔

۱۰۵ - حمیدیہ : اٹھی، سہو مرتب و کاتب۔ گل کا کاتب " ادھر" بھول گیا تھا۔ حاشیہ پر لکھا ہے۔ حسرت میں یہ شعر ہے اور پا ورق میں لکھا ہے : "یہ شعر راقم نے مارہرے میں کسی بزرگ کی زبانی سنا تھا" شرح دیوان غالب از حسرت صـ۲۲۳ ۔

۱۰۶ - حمیدیہ : تری، یہ مطبوعہ سے منقول ہے، نظامی میں "تری" ہی ہے ۔

۱۰۷ - حمیدیہ، حمید : تو عجب کیا۔ یہ تصرف پہلے حمیدیہ میں ہوا وہیں سے حمید میں نقل کیا گیا۔ اصل متن پر نظر نہ جا سکی۔ عرشی میں یہ صراحت ہے کہ ف میں گل رعنا کے متن کے مطابق ہے ۔

۱۰۸ - جیوں، گل میں قدیم طرز املا = جوں۔ کاتب نے اس مصرع میں "تڑپتی نہیں" لکھا تھا پھر "نہیں" کو "نہی ہے" بنایا ہے ۔

۱۰۹ - نظامی : دیداں۔ سہو کاتب۔ بعض شارحین نے "دیدان" سے مطلب نکالنے کی کوشش کی ہے ۔ مالک میں "دیدان" کو صحیح قرار دیا ہے۔ حاشیہ ف، شیرانی اور گل میں "دنداں" ہے اور یہی صحیح ہے۔

۱۱۰ - حمیدیہ : کے تھے۔ سہو قرأت و کتابت ۔

۱۱۱ - یہ غزل عرشی زادہ، ف اور شیرانی میں ہے مگر موجودہ شعر ف کے حاشیے کا ہے عرشی زادہ میں نہیں ہے۔ مالک میں حاشیے کا شعر نہیں بتایا۔ متداول میں اس ردیف کا کوئی شعر نہیں ہے ۔

۱۱۲ - یہ غزل ہر ماخذ میں ہے۔ عرشی زادہ میں صرف تیسرا شعر ہے۔ پہلا شعر ف کے متن کا اور دوسرا ف کے حاشیے کا ہے۔ گل کا کاتب پہلے شعر میں "شکار نفس" لکھ گیا تھا۔ نفس کاٹ کر اوپر اثر بنایا ہے ۔

۱۱۳ - حمیدیہ : انتظار، سہو۔

۱۱۴ - ف، شیرانی : دشمن دیوار۔

۱۱۵ - عابدی : انتظام۔ سہو۔

۱۱۶ - عرشی زادہ، ف، شیرانی : کشادہ۔ گل رعنا : کشودہ، عابدی میں کشادہ صرف شیرانی کا متن بتایا ہے، حالانکہ ف اور عرشی زادہ کا متن بھی یہی ہے۔ (عابدی صـ۱۶۲) یہ شعر حسرت میں گل رعنا سے منقول ہے ۔

۱۱۷ - یہ غزل ف اور شیرانی میں ہے۔ عرشی زادہ میں نہیں۔ عابدی میں گل، مالک سے یہ چار شعر زاید ہیں۔ چوتھے شعر پر پھول کا نشان نہیں، شاید سہو ہے، نیز ماخذ کی نشاندہی نہیں کی کہ یہ اضافی شعر سویدا میں ہیں یا خواجہ میں ؟

خوں ہے دل خاک میں احوال بتاں پر یعنی   ان کے ناخن ہوئے محتاج حنا میرے بعد

درخور عرض نہیں جوہر بیداد کو جا   نگہ ناز ہے سرمے سے خفا میرے بعد

کون ہوتا ہے حریف مئے مرد افگن عشق   ہے مکرر لب ساقی پہ صلا میرے بعد

غم سے مرتا ہوں کہ اتنا نہیں دنیا میں کوئی   کہ کرے تعزیت مہر و وفا میرے بعد

اس غزل کے کل گیارہ شعر ہیں ۔ متداول میں نو شعر شامل کیے گئے ہیں، دو شعر چھوڑ دیے ہیں۔ ف کے متن میں کل دس شعر ہیں اور ایک شعر ف کے حاشیے پر درج ہے۔ یہ انکشاف حمید سے ہوا۔ عرشی اور حمیدیہ میں حاشیے کی نشاندہی نہیں ہے۔ شیرانی میں ف کے حاشیے کا شعر مقطع سے پہلے ہے۔

۱۱۸ - شیرانی : دھنواں (قدیم املا)

۱۱۹ - ف، نظامی : سیلاب بلا ۔

۱۲۰ - یہ غزل ف، شیرانی میں ہے۔ عرشی زادہ میں نہیں ۔

۱۲۱ - نظامی : پھوڑی حضرت یوسف نے یاں بھی خانہ آرائی ۔

۱۲۲ - ف، مالک، عابدی، نظامی : پھیرتی ہے ۔ مالک ح : "مصرع ثانی میں لفظ "پھرتی" پڑھنے میں پھیرے بھی پڑھا جا سکتا ہے"۔ گل میں صاف "پھیری" ہے جسے چاہیں تو "پھیرے" بھی پڑھ لیجئے۔ میرے نزدیک "پھیری" زیادہ مناسب ہے ۔

۱۲۳ - نظامی میں مقطع کی یہ شکل ہوگئی ہے ۔

نہ لڑ ناصح سے غالب کیا ہوا گر اس نے شدت کی   ہمارا بھی تو آخر زور چلتا ہے گریباں پر

۱۲۴۔ یہ غزل عرشی زادہ، ف، شیرانی میں ہے۔ گل رعنا میں عرشی زادہ کا صرف شعر نمبر ۲ ہے باقی "ف" کے حاشیے کے ہیں۔ حمید میں حاشیے کی صراحت ہے حمیدیہ میں نہیں۔

۱۲۵۔ عرشی زادہ، ف، شیرانی: "میں"۔ عرشی زادہ میں پہلے شعر کی صورت یہ تھی،

میں اور وہ بے سبب رنج آشنا کہ باندھے ہے
شعاع مہر سے جرم نظارہ چشم روزن پر

پھر مصرع ثانی میں "جرم نظارہ" کاٹ کر "تہمت نگہ کی" بنایا ہے۔ ف میں یہی نقل ہوا۔ البتہ مصرع اول میں "باندھے ہے" کی جگہ "رکھتا ہے" پایا جاتا ہے۔ شیرانی اور گل رعنا میں ف کا متن نقل ہوا ہے۔

۱۲۶۔ عابدی، نظامی: کر، سہو۔ شیرانی میں بھی "کر" ہے مگر کاتب نے مرکزوں کا التزام کہیں بھی نہیں رکھا، اس لئے "گر" پڑھ سکتے ہیں۔ گل کے کاتب نے مصرع ثانی میں "گل چیں" لکھا تھا پھر اس کو "گل خن" بنایا ہے۔ عابدی میں اس کے بعد وہ غزل ملتی ہے جو ہم نے ضمیمہ نمبر ۱ میں شامل کی ہے۔

۱۲۷۔ یہ غزل عرشی زادہ، ف، شیرانی میں ہے۔ پہلا شعر، عرشی زادہ میں نہیں، ف کے حاشیے اور شیرانی کے متن میں ہے۔ دوسرا سب جگہ ہے۔ گل کے کاتب نے 'چوں شمع و آفتاب' لکھا تھا پھر 'شمع' کا 'صبح' بنایا ہے۔ نظامی: "فارغ مجھے نہ جان کر مانند صبح و مہر"۔ حمیدیہ میں اس (شعر نمبر ۱) کو حاشیے کا تو بتایا مگر دوسری غزل میں شامل کر دیا۔ ساتھ ہی اس کے ساتھ حاشیے کے دوسرے شعر کو بھی اور قافیہ کی روی کو مد نظر نہ رکھا حالانکہ یہ دونوں شعر پہلی غزل کے ہیں۔ نیز پہلے شعر کا 'متن' 'کہ مانند صبح و مہر' لکھا ہے، جو متداول (نظامی) کا متن ہے۔ حمید میں حاشیہ و متن کی نشاندہی صحیح کی ہے۔ نیز دوسری غزل کو خارج کر کے اس کا صرف ایک شعر اس غزل کے ساتھ شامل کرنے کے لیے ان دونوں شعروں کے ساتھ حاشیے پر لکھ دیا ہے یہ تینوں شعر شیرانی کے متن میں موجود ہیں۔

۱۲۸۔ یہ غزل عرشی زادہ میں نہیں ہے۔ ف اور شیرانی میں ہے۔

۱۲۹۔ مالک: ہوں میں۔ باقی ہر جگہ 'میں ہوں'۔

۱۳۰۔ ف، شیرانی: خم گیسو، حمیدیہ میں متداول سے "خم کاکل" نقل ہوا ہے۔ اور ف کا اصل متن نہیں

بتایا۔ حمید میں صراحت کی گئی ہے۔

۱۳۱۔ عابدی: کار دراز۔ نظامی، شیرانی: دور دراز۔ مالک ح میں مالک اصل کا متن دور و دراز بتا کر اس کی صحت دور دراز کی ہے۔ اور دور و دراز کو درست قرار نہیں دیا میرے خیال میں یہاں دور و دراز ہی مناسب ہے کہ یہ اندیشہ کے لئے استعمال ہوا ہے راہ کے لئے البتہ زیادہ تر دور دراز استعمال کرتے ہیں ویسے اس کے لئے بھی دور و دراز استعمال کرنے میں کوئی قباحت نہیں ہے۔

۱۳۲۔ یہ غزل حاشیہ ق کی ہے۔ حاشیہ کی صراحت حمیدیہ اور حمید دونوں میں ہے مالک میں صرف ف کی بتائی ہے حاشیہ کی نہیں۔ شیرانی کے متن میں ہے۔

۱۳۳۔ گل کے کاتب نے 'منہ' لکھ کر پھر منہ لکھا ہے۔ مالک: منده، سہو۔

۱۳۴۔ مالک: اک بار۔ شیرانی: ایک بار۔ ف، نظامی: ہے ہے۔

۱۳۵۔ گل کے علاوہ ہر جا، اک۔

۱۳۶۔ یہ غزل ہر جگہ ہے۔

۱۳۷۔ عرشی زادہ: عشق۔

۱۳۸۔ عرشی زادہ، ف: نکالے ہے زپائے شمع بر جا ماندہ خار آتش۔ متداول مصرع ف کے حاشیے میں بدلا گیا۔ جو بعد کے نسخوں میں نقل ہوا۔

۱۳۹۔ یہ غزل ہر جگہ ہے۔

۱۴۰۔ گل کا کاتب 'میں'، لکھنا بھول گیا تھا 'بات کی 'ت' پر اضافہ کر کے خ علامت مؤخر اور بزم پر م علامت مقدم لگائی ہے۔

۱۴۱۔ گل کے علاوہ ہر جگہ: اس۔

۱۴۲۔ ف: پرواز۔ میرے خیال میں ف میں بھی 'پروانہ' ہوگا جسے حمیدیہ کے مرتب نے 'پرواز' پڑھ لیا۔ حمید میں وہیں سے نقل ہوا۔ عرشی میں سہو کاتب بتایا ہے۔

۱۴۳۔ یہ غزل نظامی کے علاوہ ہر جگہ ہے۔ گل رعنا کے بعد انتخاب میں ردیف غ نہیں ہے۔

۱۴۴۔ گل کے کاتب نے پہلے نمک لکھا تھا۔ اسے کاٹ کر علامت (سـ) لگا کر حاشیے پر 'فروغ' لکھا ہے۔

۱۴۵۔ یہ غزل ہر جگہ ہے۔ شعر نمبر ۴ ف کے حاشیے کا ہے۔ نظامی میں صرف پہلا اور چوتھا شعر ہے گل کے کاتب نے 'بیہم' لکھ کر پھر 'بیم' بنایا ہے۔

۱۴۶۔ مالک : تھے، مابقی : تھی۔

۱۴۷۔ عرشی زادہ : گھر پہ پڑا غیر کے نہ کوئی شرار حیف۔

۱۴۸۔ گل کے علاوہ ہر جگہ : بھی۔ عرشی زادہ : پائی جگہ کے بھی : "کے" سہو قلم ہے۔ عابدی : ہے۔

۱۴۹۔ مالک، عابدی، نظامی : اک بار۔ گل اور شیرانی کے کاتب نے قدیم روش کے مطابق 'ایک' لکھا ہے۔

۱۵۰۔ یہ غزل مخطوطۂ عرشی زادہ کے علاوہ ہر جگہ ہے۔ شیرانی میں شعر نمبر ۲ نمبر ۳ سے موخر ہے اور کاتب نے یہ بعد میں اضافہ کیا ہے غالباً لکھنا بھول گیا تھا۔

۱۵۱۔ مالک، اصل : ذوق وجد میں، یہی گل کا متن ہے، مالک میں اسے سہو کاتب بتایا ہے۔ گل رعنا کے بعد مصرع اولیٰ اس طرح کر دیا ہے : یاد ہیں غالب تجھے وہ دن کہ ذوق وجد میں۔ جو متداول میں موجود ہے۔ مرتب حمیدیہ نے پہلے تو اصل کا متن 'وجد ذوق' لکھا جو بعد میں حمیدیہ میں بھی نقل ہوا۔ عرشی کے حاشیے میں ف کا اصل متن 'وجد ذوق' بتایا ہے۔ مرتب حمیدیہ نے پھر متداول میں 'فرط ذوق' لکھ دیا ہے۔ اس طرح حمیدیہ کے دونوں متن غلط ہیں اور حمید میں بھی غلط نقل ہوا ہے۔

۱۵۲۔ گل، اصل : مانگے ہے۔ بظاہر سہو کاتب۔ ف : مانگیں ہیں۔ اصل میں قدیم روش کے مطابق ہوگا مگر عرشی میں یہ اختلاف نہیں دیا جس سے یہ نتیجہ نکالا جا سکتا ہے کہ اصل مخطوطے میں بھی 'مانگے ہیں' ہوگا مگر حمید میں پھر 'مانگیں ہیں' جو ظاہر کرتا ہے کہ اصل میں یہی ہے۔

۱۵۳۔ یہ غزل عرشی زادہ کے علاوہ ہر جگہ پائی جاتی ہے۔

۱۵۴۔ نظامی : کام، سہو کاتب۔

۱۵۵۔ ف : ہوتے تک، مگر حمیدیہ : ہونے تک، یہ عام متداول سے منقول ہے ورنہ نظامی میں ہوتے تک' ہے مالک، عابدی، دیوان معروف : ہوتے تک۔ شیرانی کی روش واضح نہیں۔ اس میں 'ہوتے تک' اور

ہونے تک' دونوں ہیں۔ عہد غالب ہی نہیں بلکہ اب بھی بسا اوقات ایسے مواقع پر 'تے' استعمال کرتے ہیں۔

۱۵۶۔ گل : 'غالب'۔ باقی ہر جگہ : 'غافل' ہے۔ غالباً یہ ترمیم صرف گل کے لیے مخصوص ہے۔ مالک، عابدی، ف : اک۔ گل، شیرانی، نظامی : ایک، میرے خیال میں یہ قدیم طرز املا کے مطابق ہے۔

۱۵۷۔ یہ غزل ہر نسخے میں ہے۔ شعر نمبر ۲ عرشی زادہ میں نقل ہونے سے رہ گیا تھا۔ مقطع کے بعد لکھا ہے اور مقدم کی علامت 'م' لکھی ہے اور مقطع پر علامت موخر 'خ' لکھی ہے۔ گل رعنا کے بعد شعر نمبر ۲ کا دوسرا مصرع بدل دیا ہے : مجھ سے میرے گنہ کا حساب اے خدا نہ مانگ' اور نظامی میں یہی ہے۔

۱۵۸۔ یہ غزل 'عرشی زادہ کے علاوہ ہر جگہ ہے۔ سب سے پہلے ف کے حاشیے پر ملتی ہے۔

۱۵۹۔ گل رعنا کے علاوہ ہر جگہ، فریب وفائے گل۔

۱۶۰۔ مالک : ہے جو، مابقی : کہ جو۔

۱۶۱۔ یہ غزل عرشی زادہ میں ہے۔ شیرانی، ف میں اس زمین میں دو غزلیں ہیں، نظامی اور گل رعنا میں دونوں غزلوں میں سے منتخب شعروں کی ایک غزل بنائی ہے۔ گل رعنا کا پہلا شعر عرشی زادہ کی غزل کا ہے جو ف اور شیرانی میں منقول ہے۔ دوسرا ف اور شیرانی کی دوسری غزل کا ہے۔ تیسرا عرشی زادہ کا مقطع تھا جس میں عرشی زادہ اور ف میں ترمیم کرکے یہ صورت دی گئی ہے۔

۱۶۱/۱ یہ شعر، عرشی زادہ میں نہیں۔ ف اور شیرانی کی دوسری غزل کا ہے۔ نظامی : پیدائی نہیں۔ عرشی ح (ص۲۴۲) میں، ف، شیرانی، مالک اصل میں 'پر' کی جگہ 'پہ' لکھا ہے۔ حالانکہ حمیدیہ، حمید اور مالک میں 'پر' ہی ہے۔ مالک ح محل اصلاح 'ف' میں غلط بتایا ہے۔ یہ اصلاح گل رعنا کے بعد کی ہے۔

۱۶۲۔ نظامی : ہیں چراغاں۔ گل، مالک : جیوں، قدیم املا۔

۱۶۳۔ عرشی زادہ میں ابتداً شعر کی یہ شکل تھی :

در شب غم سوز عشق شمع رویاں سے اسدؔ
پر فشانِ سوختن ہیں صورت پروانہ ہم

پھراسی میں، درشبِ غم کو شام غم بنایا، مگر اس کے بعد 'میں' لکھنا بھول گئے، چنانچہ 'ف' اصل میں : شام غم میں سوزِ عشقِ شمع رویاں سے اسدؔ نقل ہوا۔ مگر پھر اس مصرع کے آخری الفاظ بدل کر : شام غم میں سوزِ عشقِ آتشِ رخسار سے، لکھا۔ حمیدیہ ح میں صراحت یہ کی گئی ہے:
" پہلے مقطع یہی تھا اور یہ مصرع اس طرح تھا 'شام غم میں سوزِ عشقِ شمع رویاں سے اسدؔ' پھر اسے بہ طرز بالا بدل دیا گیا اور دوسرا مقطع کہہ کر حاشیے پر درج کر دیا"۔ یعنی :

دائم الحبس اس میں ہیں لاکھوں تمنائیں اسدؔ
جانتے ہیں سینۂ پرخوں کو زنداں خانہ ہم

مگر حمید اور عرشی میں مقطع کی پہلی شکل متن میں یہ بتائی ہے :

شام غم میں سوزِ عشق رویاں سے اسدؔ
جانتے ہیں سینۂ پرخوں کو زنداں خانہ ہم

اور حاشیہ میں صراحت کی ہے، حمید : "اس مصرع (مصرع اول) کا آخری حصہ بعد میں 'سوزِ عشق آتش رخسار سے' بنایا گیا ہے۔ حاشیے پر موٹے قلم سے شکستہ خط میں یہ مقطع لکھا ہے۔

دائم الحبس اس میں ہیں لاکھوں تمنائیں اسدؔ
جانتے ہیں سینۂ پرخوں کو زنداں خانہ ہم

اور عرشی کا حاشیہ یہ ہے : "الف، ق (= ف) پہلے، شام غم' میں سوزِ عشق رویاں سے اسدؔ محل اصلاح حاشیہ ہے۔ لط (دیوان مرتبہ ڈاکٹر عبداللطیف) میں سہواً پورے مقطع کو ق (= ف) کے حاشیے میں مندرج بتایا ہے۔"
اصل حقیقت یہ ہے کہ عرشی زادہ کے مقطع کو ترمیم کر کے شعر بنایا ہے اور مقطع نیا لکھا ہے۔ چنانچہ شعر یعنی مرممہ مقطع، حمیدیہ، شیرانی اور عرشی (گنجینۂ معنی) میں موجود ہے البتہ حمیدیہ میں یہ شعر نہ متن میں ہے اور نہ حاشیے میں صراحت ہے۔ مرتبین کو یہاں تسامح ہوا یا ان کی یادداشت مبہم رہ گئی ہوگی۔ ورنہ جو شکل حمید و عرشی میں ابتدائی لکھی ہے اس سے شعر مہمل ہو گیا ہے۔ صحیح صورت، حمیدیہ ہی کی ہے جس کی توثیق و تصدیق شیرانی سے ہوتی ہے۔ عرشی ح میں حمیدیہ کے حاشیے کا حوالہ نہیں دیا گیا۔ عابدی میں اس شعر کو حمیدیہ میں نہ ہونا غلط لکھا ہے (ص۱۷۶) نیز نئے مقطع کے

سلسلے میں بھی عابدی کی صراحت ناقص اور غلط فہمی کی بنا پر ہے۔ نظامی میں گل رعنا کے مطابق ہے۔ مالک ح بھی بربنائے غلط فہمی ہے۔ غالباً یہ غلط فہمی حاشیہ عرشی سے ہوئی ہے۔

۱۶۴۔ یہ غزل شیرانی کے حاشیے کی ہے اور "از یاندہ رسید" لکھا ہے۔ اس لیے عرشی زادہ ف اور شیرانی کے متن میں نہیں۔ نظامی میں اسی ترتیب سے ہے جس ترتیب سے حاشیے میں لکھی گئی ہے صرف شعر نمبر ۴، نمبر ۵ اور شعر نمبر ۹ و نمبر ۱۰ مقدم و مؤخر ہو گئے ہیں۔ گل کی ترتیب البتہ حاشیۂ شیرانی کے مطابق ہے۔

۱۶۵۔ شیرانی ح، گل رعنا : ذرہ۔ نظامی : ذرے۔ مالک ح : "مصرع ثانی میں م (= مالک) اور ش (= شیرانی) دونوں جگہ ذرہ (واحد) ملتا ہے، لیکن چونکہ یہ محل جمع کا تھا اور ذرہ کا امالہ بھی اس صورت میں غیر معمولی بات ہوتی، اس لیے بعد کو اسے ذرے بنا دیا، جیسا اب ن (= نظامی) میں ہے۔ لہٰذا میں نے متن میں "ذرے" لکھا ہے، یہی ل میں بھی ہے۔" (مالک ص۱۷۱)۔
یہاں یہ عرض کر دوں کہ ابتدائی متن 'ذرہ' بھی درست ہے کیونکہ روزنوں میں اجزائے نگاہ اتنے جمع ہو گئے ہیں کہ وہاں نام کو بھی ذرہ نہیں رہا۔ بصورت واحد استعمال سے غرض ذرے کے وجود سے انکار ہے یہ بات جمع کے استعمال سے بھی ادا ہو جاتی ہے۔ اس ترمیم سے نفسِ مضمون میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی البتہ یہ امالے کا کسی طرح بھی محل نہیں ہے۔

۱۶۶۔ حمیدیہ : غلط سہو کاتب یہاں یہ غزل نظامی سے منقول ہے۔ گل کے کاتب نے 'ہوں فشار' لکھا تھا، پھر 'ں' کاٹ دیا ہے اور 'ہو' رہ گیا ہے۔

۱۶۷۔ شیرانی : موجۂ صہبا کی رگ۔ باقی : موجِ مے کی آج رگ۔

۱۶۸۔ یہ غزل، عرشی زادہ ح، ف ح، شیرانی میں موجود ہے۔ مالک ح : "یہ غزل غ (حاشیہ) ح (حاشیہ) ش میں موجود ہے، جس سے ثابت ہوتا ہے کہ بہت قدیم ہے پورا متن غ کے مطابق ہے" یہ غزل ۱۸۲۱ء کے بعد کی ہے۔ جس پر بہت قدیم کا اطلاق نہیں ہوتا۔ عرشی زادہ میں یہ شعر نہیں ہے، ف ح اور شیرانی میں ہے :

بوسہ میں وہ مضائقہ نہ کرے
پر مجھے طاقت سوال کہاں

ف میں مفائقہ کو مفاعقہ لکھا ہے جو کاتب کی کم سوادی پر دلالت کرتا ہے۔ تینوں ماخذوں میں ترتیب اشعار مختلف ہے حمید میں یہ شعر نہیں ہے:

ایسا آساں نہیں لہو رونا
دل میں طاقت جگر میں حال کہاں

حمیدیہ میں ہے۔ یا تو حمید میں سہواً رہ گیا یا حمیدیہ میں متداول سے نقل ہوا مگر عرشی میں ف سے غیر حاضر ہونے کے متعلق نہیں لکھا اس لیے حمید میں سہو مانا جائے۔

۱۶۹۔ نظامی، حمیدیہ: تھی وہ ایک شخص کے تصور سے۔ حمیدیہ میں ف کا متن نہیں متداول سے منقول ہے۔ حمید اور عرشی میں ف کا متن، گل رعنا، عرشی زادہ اور شیرانی کے مطابق ظاہر کیا ہے۔

۱۷۰۔ حمیدیہ، عابدی، نظامی: قویٰ۔ عرشی زادہ میں 'قوا' ہے مگر نقوش میں 'قویٰ' نستعلیق کیا گیا ہے جو متداول میں ہے۔

۱۷۱۔ یہ غزل ہر جگہ ہے۔ مگر ترتیب بدلی ہوئی ہے عرشی زادہ سے صرف شعر نمبر۴ لیا گیا ہے باقی تینوں شعر ف کے حاشیہ پر اضافہ ہوئے اور شیرانی کے متن میں شامل کیے گئے۔ حمیدیہ میں حاشیہ کی صراحت نہیں اور ترتیب متداول کے مطابق کر دی ہے۔ حمید میں ترتیب گل رعنا کے مطابق ہے۔ شیرانی کے متن میں یہ تینوں شعر جا بجا شامل کیے ہیں۔ نمبر۱ کے بعد نمبر۴ پھر نمبر۲ ہے اور نمبر۳ مقطع سے پہلے۔ گل رعنا کے اشعار کی ترتیب شیرانی میں یہ ہے:

۱ = ۱، ۲ = ۶، ۳ = ۴، ۴ = ۳، ۵ = ۲ اور نظامی میں ترتیب یہ ہے: ۱ = ۴، ۲ = ۶، ۳ = ۹، ۴ = ۵

۱۷۲۔ ف، عابدی، نظامی: اک

۱۷۳۔ گل، مالک، ح: تو ایک اور وہ۔ مالبقیٰ: تو اور ایک وہ۔ گل کے کاتب نے 'اور ایک وہ' لکھا تھا مگر 'خ'، 'م' کے نشان سے 'ایک' کو مقدم اور 'اور' کو مؤخر کیا ہے۔

۱۷۴۔ گل، مالک اصل: حلقہ۔ مگر عرشی زادہ میں خود غالب نے حلقے لکھا ہے اس لیے ہم نے 'حلقے' بنا دیا ہے۔

۱۷۵۔ گل رعنا: کشودہ، مالبقیٰ: کشادہ۔

۱۷۶۔ یہ غزل، عرشی زادہ میں نہیں، باقی ہر جگہ ہے۔

۱۷۷۔ حمید: لائے گی۔ غالباً کسی متداول سے نقل کیا ہے یا مرتب حمیدیہ کا تصرف ہے اور حمید میں وہیں سے منقول۔

۱۷۸۔ ف، عابدی، نظامی: دھبا۔

۱۷۹۔ شیرانی: شیوا۔

۱۸۰۔ عابدی: نہ تھا۔

۱۸۱۔ یہ غزل ف ح، شیرانی اور نظامی میں ہے۔ مالک، عرشی، حمیدیہ میں ف کے متن کی بتائی ہے، اور حمید میں حاشیے پر۔

۱۸۲۔ شیرانی: جادۂ غیر نگہ دیدۂ تصویر نہیں۔ مالک ح میں اسے سہو کاتب بتایا ہے۔ لیکن یہ بات درست نہیں میرے خیال میں یہ غالب ہی کا تصرف ہے کہ "جادۂ" میں ہمزہ برائے تنکیر استعمال کی ہے۔ مصرع موزوں اور بامعنی ہے۔ اگر جادہ پہ ہمزہ نہ ہوتی تو سہو کاتب ہوتا۔

۱۸۳۔ شیرانی میں اس شعر پر لفظ 'قطعہ' لکھا گیا ہے گویا شعر مابعد اور یہ دونوں قطعہ بند ہیں۔ مالک و عرشی میں اس کی نشاندہی نہیں کی گئی۔ یہ شعر نظامی میں نہیں، حسرت میں گل رعنا سے منقول ہے۔

۱۸۴۔ نظامی میں مصرع اول بدلا ہوا ہے: "غالب اپنا یہ عقیدہ ہے بقول ناسخ" جب پہلا شعر خارج کیا تو مقطع بنانے کے لیے یہ تبدیلی کی گئی۔

۱۸۵۔ یہ غزل شیرانی میں ہے۔ عرشی زادہ اور ف میں نہیں۔ نظامی میں بھی ہے مگر مقطع خارج ہے۔

۱۸۶۔ یہ شعر گل کے علاوہ ہر جگہ موخر اور مابعد مقدم ہے۔

۱۸۷۔ یہ شعر مالک میں نہیں ہے۔ باقی ہر جگہ ہے۔ گل: آئے ہے۔ مالبقیٰ: آتی ہے۔ میرے نزدیک گل کا متن مناسب ہے "آئے ہے" "آتی ہے"۔ معنوی حیثیت سے یہی ہونا چاہیے۔ نیز یہ شعر شیرانی اور نظامی میں دوسرے نمبر پر ہے۔

۱۸۸۔ نظامی: "کہتے ہیں جیتے ہیں امید پہ لوگ" گل میں کاتب دوسرے مصرع میں 'جینے' کے بعد 'کی' بھول گیا تھا اسے اوپر لکھا ہے۔

۱۸۹۔ یہ شعر نظامی میں نہیں ہے۔ حسرت میں گل رعنا سے منقول ہے۔

۱۹۰۔ یہ غزل ہر جگہ ہے۔ نظامی میں گل رعنا کا صرف دوسرا شعر ہے پہلا نہیں۔ حسرت میں گل رعنا سے منقول ہے۔ مالک ح: "یہ غزل غ، ح، ش میں موجود ہے اور ان دونوں شعروں کا متن عین 'غ' کے مطابق ہے"۔ اس میں متن کے متعلق بات درست نہیں۔ غ (عرشی زادہ) میں پہلے شعر کا متن بدلا ہوا ہے۔

۱۹۱۔ عرشی زادہ: ہے نزاکت بسکہ اس موسم میں معمار چمن

۱۹۲۔ گل، عرشی زادہ: ڈھلے۔ مالک، عابدی، حمیدیہ، حمید، شیرانی، نظامی: ڈھلی۔ میرے نزدیک معنوی اعتبار سے 'ڈھلے ہے' مناسب ہے۔

۱۹۳۔ مالک اصل: دعوہ، سہو کاتب۔

۱۹۴۔ اس زمین میں دو غزلیں، عرشی زادہ، ف اور شیرانی میں ہیں، نظامی میں کوئی شعر منتخب نہیں ہوا۔ اس کا پہلا اور دوسرا شعر، عرشی زادہ کی دوسری اور ف، شیرانی کی پہلی غزل کے ہیں۔ تیسرا اور چوتھا ف کے حاشیے میں مندرج ہیں۔ شیرانی میں دوسری غزل میں شامل کیے ہیں۔ حمیدیہ میں تیسرا شعر پہلی غزل میں شامل کیا اور حاشیے کے اندراج کی نشاندہی کر دی لیکن چوتھے شعر کو دوسری غزل کے متن میں شامل کر لیا مگر حاشیے کا نہیں بتایا۔ عرشی میں تیسرے کو پہلی غزل کے حاشیے کا بتایا اور چوتھے کو دوسری غزل کے حاشیے کا۔ حمید میں ان دونوں کو دوسری غزل کے حاشیے کا بتایا اور یہی صحیح ہے جس کی تصدیق و توثیق شیرانی سے ہوتی ہے۔ حمید میں ایک غلطی یہ ہوئی ہے کہ اس میں پہلا شعر یعنی ظاہر ہیں مری شکل الخ نہیں ہے جو غالباً سہواً رہ گیا۔

۱۹۵۔ گل کے کاتب نے "ظاہر ہے مری شکل سے افسو کے نشان" لکھا تھا۔ 'ہے' کو 'ہیں' بنایا ہے اور مبہم ہونے کی وجہ سے نشان (ــــ) لگا کر حاشیے میں 'ہیں' لکھا ہے۔ 'افسوس' کا 'س' رہ گیا تھا اسے 'کے' کے ساتھ ملا کر "سکے" بنایا ہے۔ عرشی زادہ میں غالب خود 'فسو' بھول گئے تھے جسے اوپر بنایا ہے 'صرف' "اس کے" لکھا تھا۔

۱۹۶۔ عرشی زادہ: مانند شانہ دست بدنداں۔ حسرت: خار الم سے پشت بدنداں۔ مالک میں اس مصرع کی جگہ بیاض تھی۔ انہوں نے حسرت سے نقل کیا۔ حمیدیہ میں حسرت کا اختلاف ظاہر نہیں کیا۔ حسرت میں کاتب کا سہو ہے۔ کیونکہ محاورہ دو طرح ہے: "پشت دست بدنداں گزیدن" جو گل، عابدی،

ف اور شیرانی میں ہے۔ یا "دست بدنداں گزیدن" جو عرشی زادہ میں ہے۔ اس لیے حسرت میں "پشت" کی جگہ 'دست' چاہیئے، ورنہ مصرع کی مہملیت ظاہر ہے۔ مالک ح اور عرشی میں اس سہو کی طرف اشارہ ضروری تھا۔

۱۹۷۔ یہ غزل شیرانی ح کی ہے اور اس غزل: آبرو کیا خاک اس گل کی کہ گلشن میں نہیں، کے بعد درج حاشیہ ہے۔ پہلی غزل کے آغاز میں "از باندہ رسید" لکھا ہے جس سے خیال ہوتا ہے کہ یہ غزل بھی باندہ سے بھیجی ہوگی۔ یہ سفر کلکتہ کا کلام ہے۔ میرا احساس یہ ہے کہ یہ غزل کلکتے سے متعلق ہے۔ مطلع اور مقطع میں اس واقعہ کا تاثر ملتا ہے جو مرزا افضل بیگ کی مخالفت کی بنا پر اسم و تخلص کی تبدیلی کے متعلق رونما ہوا۔ تفصیل مقدمہ میں ملاحظہ فرمایئے۔

۱۹۸۔ مالک: تو تغافل سے کسو رنگ میں معذور نہیں۔ گل، شیرانی، عابدی، نظامی میں 'سے' کی جگہ 'میں' ہے یعنی تغافل میں۔ عابدی میں بھی 'کسو' ہے مگر شیرانی، گل، نظامی میں 'کسی' ہے 'رنگ سے' صرف مالک میں ہے ورنہ شیرانی، گل، عابدی، نظامی میں 'رنگ میں' ہے۔ گل کا متن شیرانی اور نظامی کے مطابق ہے۔

۱۹۹۔ مالک اصل: دعوہ، سہو کاتب۔

۲۰۰۔ یہ غزل بھی شیرانی ح کی ہے اور غزل ماسبق کے بعد نقل ہوئی ہے گویا یہ بھی باندہ سے موصول ہوئی ہوگی۔ یہ کلکتہ کا کلام ہے جیسا کہ مقطع سے ظاہر ہے۔ اس میں بھی مخالفت کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے۔ میرے خیال میں یہ اور سابقہ غزل کلکتے سے بھیجی گئی ہوں گی اور ہدایت کی گئی ہوگی کہ باندہ سے مرسلہ غزل کے بعد لکھ لی جائیں۔

۲۰۱۔ مالک: مجھے راحت وہ کہ گھر۔ گل، شیرانی، عابدی، نظامی: مجھے وہ عیش کہ گھر

۲۰۲۔ اس شعر کے بعد۔ مالک، عابدی میں یہ شعر بھی ملتا ہے۔ ممکن ہے کہ گل کا کاتب لکھنا بھول گیا ہو:

وائے محرومی تسلیم و بدا حال وفا　　جانتا ہے کہ ہمیں طاقت فریاد نہیں

۲۰۳۔ شیرانی، مالک، عابدی: "ہم کو دل تنگیٔ زندان وطن یاد نہیں" گل میں صاف 'رندان' لکھا ہے۔ ممکن ہے کہ یہاں 'زندان' کاتب کا سہو ہو۔ اگر دل تنگی مطلقاً "تنگی" کے معنی میں لیں یا استعارۃً خیال کریں تو مطلب نکل تو سکتا ہے مگر کوئی اہم نہیں۔ لیکن 'رندان' یہاں زیادہ بہتر اور برمحل ہے اور اس کی تائید اس تبدیلی سے ہوتی ہے: "تم کو بے مہریٔ یاران وطن یاد نہیں" جو متداول کا متن ہے۔ نظامی میں یہی ہے گویا 'دل تنگی

کو 'بے مہری' سے اور 'زندان' کو 'یاران' سے بدل دیا ہے۔ عرشی میں گل (مالک) اور شیرانی کا اختلاف صرف 'بے مہری' کی جگہ 'دل تنگی' ظاہر کیا ہے۔ 'یاران' کی جگہ 'زندان' ظاہر نہیں کیا۔ 'یاران وطن' سے 'زندان وطن' کی تائید ہوتی ہے۔

۲۰۴۔ اس زمین میں ہر جگہ غزل ہے۔ عرشی زادہ میں سے صرف پہلا شعر ہے۔ دوسرا ف کے حاشیے کا اور تیسرا متن کا ہے۔ پہلا شعر نظامی میں نہیں ہے۔

۲۰۵۔ عرشی زادہ میں ابتداءً اس طرح تھا۔ اس میں ایک عروضی سقم بھی تھا، جس کی وجہ سے اصلاح کی ہے:

سخن حیراں، تحیر پرفشاں، پرواز بیگانہ　　　　پر طوطی ہے قفل زنگ بستہ آئینہ خانے میں

"بستہ آئینہ" میں ایک سبب زیادہ ہے۔ غالب کو اس کا احساس نظر ثانی کے وقت ہوا ہوگا، چنانچہ انھوں نے بعدہٗ اس میں اصلاح کی۔ جو ف، گل رعنا اور شیرانی میں ہے۔ یہ شعر نظامی میں نہیں ہے۔ نقوش نستعلیق میں "پر طوطی" کی جگہ "کہ طوطی" غلط متن لکھا ہے۔

۲۰۶۔ یہ شعر عرشی زادہ میں نہیں، ف ح کا ہے مگر حمیدیہ میں حاشیے کا اظہار نہیں۔ مالک و عابدی میں بھی حاشیے کا نہیں بتایا۔

۲۰۷۔ گل: یہ بولا۔ مابقی: وہ بولا۔ 'یہ بولا' بھی درست ہے۔ مالک اصل میں یوں بھی کو ملا کر لکھا۔

۲۰۸۔ یہ شعر بھی عرشی زادہ میں نہیں۔ ف، شیرانی اور نظامی میں ہے۔ شیرانی: "نہ کر بے باک"۔ گل رعنا کی ترتیب سے پہلے یہ تبدیلی ہوئی: نہ کر سرگرم، اور یہی نظامی میں ہے۔

۲۰۹۔ یہ غزل، ف اور شیرانی کے دو غزلے سے انتخاب کی گئی ہے۔ پہلا، دوسرا اور ساتواں شعر پہلی غزل سے لیا گیا، باقی دوسری سے۔ پہلا اور ساتواں شعر نظامی (متداول) میں نہیں ہے۔

۲۱۰۔ گل، عابدی، شیرانی: پانو۔ ف، مالک: پاؤں۔

۲۱۱۔ گل، شیرانی: ایک۔ ف، مالک، عابدی، نظامی: اک۔

۲۱۲۔ یہ شعر اور اس کے بعد کا شعر وسطی حاشیے میں نقل ہوئے ہیں اور ان پر ترتیب کا نمبر ۳ اور ۴ ڈالا گیا ہے۔ پوری غزل کے اشعار پر ترتیبی نمبر پڑے ہوتے ہیں۔

۲۱۳۔ یہ غزل شیرانی میں ہے اس سے پہلے کے نسخوں میں نہیں، نظامی میں پوری غزل ہے گل رعنا میں

صرف دو شعر نہیں ہیں یعنی شیرانی اور نظامی کا شعر نمبر ۳ و نمبر ۴۔ ترتیب اشعار کا فرق ہر جگہ ہے۔

۲۱۴۔ گل، شیرانی: ایک۔ مالک، عابدی، نظامی: اک

۲۱۵۔ عابدی: ایک طرف۔ مابقی: یک طرف۔

۲۱۶۔ شیرانی میں کاتب 'خدا' لکھنا بھول گیا تھا بعد کو 'میرے' کے اوپر لکھا ہے۔ مالک اصل میں 'زار' کی جگہ 'راز' سہو کاتب ہے۔

۲۱۷۔ یہ غزل عرشی زادہ، ف، شیرانی میں ہے مگر تینوں جگہ صرف دوسرا اور چوتھا شعر ہے پہلا اور دوسرا نہیں۔ نظامی میں بھی صرف تین شعر اس غزل کے ہیں باقی اشعار کہاں اضافہ ہوئے؟ بالیقین کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ گل رعنا میں باقی کے دو شعروں کی موجودگی ثابت کرتی ہے کہ ان کے ساتھ کے باقی اشعار بھی جو نظامی میں ہیں سفر کلکتہ میں کہے گئے۔ عرشی میں ان اضافی اشعار کو ف کے حاشیے کا ظاہر کیا ہے۔ حمیدیہ نے مطبوعہ لکھا ہے حاشیے کا ظاہر نہیں کیا۔ حمیدیہ میں بھی ان اشعار کو ف کے حاشیے کا نہیں بتایا۔ مالک میں کوئی صراحت نہیں کہ کون سا شعر کس نسخے سے لیا گیا ہے۔ عابدی میں ف کے حاشیے کے ظاہر کیے ہیں، غالباً عرشی سے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے۔ میرا احساس یہ ہے کہ یہ غزل کلکتے کے سفر میں پوری کی گئی اگر اس سے پہلے کی ہوتی تو شیرانی میں ہوتی یا اس کے حاشیے میں۔ ف کے حاشیے کی نشاندہی حمیدیہ کے سہو کی بنا پر کی گئی ہے۔ سب سے پہلے یہ دو شعر گل رعنا میں اور غزل متداول کے اولین انتخاب میں شامل ہو کر طبع ہوئی جو نظامی میں موجود ہے۔

۲۱۸۔ عرشی و عابدی (ص۱۸۱) حاشیہ ف کی نشاندہی غلط ہے۔

۲۱۹۔ عرشی زادہ، ف، شیرانی: ہوئی تقریب منع شوق دیدن خانہ ویرانی۔ گل رعنا، نظامی: ہوئی ہے مانع شوقِ (: ذوق، نظامی) تماشا خانہ ویرانی۔ عابدی میں اس مبدلہ مصرع کو ف کے حاشیے کا بتایا ہے۔ یہ غلط ہے۔ حمیدیہ میں یہ مطبوعہ یعنی نظامی کا متن دیا ہے، اسی سے التباس پیدا ہوا ہے۔

۲۲۰۔ عابدی میں اسے ف کے متن کا بتایا ہے (ص۱۸۱) یہ غلط ہے یہ بھی حمیدیہ سے التباس پیدا ہوا ہے۔

۲۲۱۔ یہ غزل، عرشی زادہ، ح کی ہے، ف، شیرانی کے متن میں داخل ہے۔ عرشی زادہ میں شعر نمبر ۲ نہیں

ہے، ف کے بھی حاشیے پر لکھا گیا ہے۔ شیرانی کے متن میں ہے۔ نظامی میں سب ہیں۔

۲۲۲۔ ف، نظامی: ہر اک

۲۲۳۔ عرشی زادہ ح میں یہ مصرع اولاً اس طرح تھا:

میں نے کہا کہ بزم ناز چاہیے ہے غیر سے بھری

یہاں 'بھری' کو 'بھرے' بھی پڑھ سکتے ہیں۔ بھری (بھرے) کی 'ب' کو 'تہی' بنایا ہے، اور (ے) کو قلم زن کیا ہے۔ 'چاہیے ہے' کو برقرار رکھا ہے۔ نقوش میں 'چاہیے' نستعلیق کرکے حاشیے میں 'اصل: چاہیے ہے' لکھا ہے 'بھری' اور 'تہی' کی نشاندہی نہیں کی۔ موجودہ متن ف کا ہے۔

۲۲۴۔ یہ غزل عرشی زادہ اور ف کے حاشیے پر درج ہے۔ شیرانی کے متن میں ہے۔

۲۲۵۔ ف اصل بحوالہ عرشی ص۴۴۵: نہ مجھ ضعیف نے اختلاط سہو کاتب، اس کا اظہار حمیدیہ اور جمید میں نہیں۔

۲۲۶۔ مالک ح: م (مالک اصل): عشق نبت (سہو کاتب)

۲۲۷۔ ف، عرشی: گلہ۔ مابقی: گلا۔ مگر عرشی (ص۴۴۵) ف اصل گلا۔ حمیدیہ میں یہ ظاہر نہیں کیا گیا۔ عابدی میں بھی گلہ ہے۔

۲۲۸۔ عابدی، ف، عرشی، ن: اک۔ گل، مالک، عرشی زادہ: ایک۔ نقوش میں 'اک' نستعلیق کیا گیا ہے جو غلط ہے۔

۲۲۸/۱ عرشی زادہ، ف اصل، شیرانی: ہرچند عمر۔ متداول متن گل رعنا کا ہے۔ حمیدیہ و جمید میں متداول متن دیا ہے مگر عرشی (ص۴۴۵) ف اصل کا متن 'ہرچند عمر' بتایا ہے۔

۲۲۹۔ اس غزل کا شیرانی کے حاشیے پر ابتدائی متن ہے۔ یہ غزل قیام لکھنؤ کا ثمر ہے۔ شیرانی میں اس کا عنوان صرف غزل ہے۔ یہ بھی سفر کلکتہ کی کسی منزل سے بھیجی گئی ہوگی عین ممکن ہے کہ باندہ سے بھیجی ہو۔ اس کے متن میں پہلی مرتبہ تبدیلی گل رعنا میں ملتی ہے اس کے بعد متداول میں۔ گل رعنا میں شعر نمبر ۱۱ میں تبدیلی کی اور شعر نمبر ۲ نیا کہہ کر شامل کیا اور شعر نمبر ۱۳ میں تبدیلی کرکے مقطع بنایا۔ متداول میں شعر نمبر ۸ اور شعر نمبر ۱۰ شامل نہیں کیے۔ شیرانی میں کل بارہ شعر ہیں اور ان میں گل رعنا کا ایک شعر اضافی ملا کر کل تیرہ شعر ہوئے۔ یہ تیرہ کے تیرہ گل رعنا میں موجود ہیں۔

۲۳۰۔ گل، نظامی، عرشی، عابدی: کوچے۔ مالک، شیرانی: کوچہ۔

۲۳۱۔ ن، عرشی، عابدی: وعدے، مابقی: وغیرہ۔

۲۳۲۔ شیرانی: بولا۔ مابقی: بولے۔

۲۳۳۔ مالک ح: م (مالک اصل): مجھ کو (سہو کاتب)۔

۲۳۴۔ یہ شعر متداول میں شامل نہیں کیا گیا۔ حسرت میں گل رعنا سے شامل کیا گیا۔

۲۳۵۔ عابدی: آباد کرو۔ گل، مالک، شیرانی: آمادہ کرو۔

۲۳۶۔ مالک: ہستی، سہو کاتب۔

۲۳۷۔ شیرانی میں اس شعر سے پہلے بین السطور "قطعہ" لکھا ہے۔

۲۳۸۔ شیرانی: غالب۔ مابقی: یعنی۔

۲۳۹۔ یہ شعر بھی متداول میں شامل نہیں۔ عرشی (ص۱۱۶): سفر ہی۔ گل رعنا، شیرانی: سفر بھی۔

۲۴۰۔ یہ شعر شیرانی میں نہیں۔ غالباً کلکتے میں کہہ کر گل رعنا میں شامل کیا گیا ہے اور پھر متداول میں۔

۲۴۱۔ شیرانی: لائی ہے معتمد الدولہ بہادر کی امید۔ کلکتے میں اسے بدل کر متداول مصرع لکھا۔

اس غزل کے قطعہ بند اشعار کا پس منظر یہ ہے کہ غالب جب لکھنؤ پہنچے تو وہاں کے اکابرین و عمائدین نے یہ کوشش کی کہ وزیر اودھ، معتمد الدولہ آغا میر سے غالب کی ملاقات کرائی جائے۔ احباب نے معتمد الدولہ سے ان کا ذکر کرکے ملاقات کی سبیل نکالی۔ اسی زمانے میں یہ غزل کہی تو اس میں معتمد الدولہ کے متعلق یہ قطعہ لکھا۔ خیال ہے کہ اگر یہ غزل کسی مشاعرے کے لیے کہی گئی تھی تو وہاں پڑھی تاکہ بات معتمد الدولہ تک پہنچ جائے۔ اور اگر مشاعرے کے لیے نہیں کہی گئی تھی تو یہ رسمی طور پر معتمد الدولہ تک پہنچائی گئی ہوگی تاکہ ملاقات کی بات چیت چل سکے۔ لیکن یہ معاملہ خود غالب کی طرف سے ختم ہوگیا تو پھر اس غزل کے قطعے میں تبدیلی کر دی گئی۔ ابتدائی متن یہ تھا۔

۱۔

لکھنؤ آنے کا باعث نہیں کھلتا غالبؔ
ہوس سیر و تماشا سو وہ کم ہے ہم کو

۲۔ طاقت رنج سفر بھی نہیں پاتے اتنی
ہجر یاران وطن کا بھی الم ہے ہم کو

۳۔ لائی ہے معتمد الدولہ بہادر کی امید
جادۂ رہ کشش کاف کرم ہے ہم کو

لکھنؤ سے کلکتے پہنچتے پہنچتے ان اشعار میں ترمیم کی گئی۔

۲۴۲۔ یہ غزل، عرشی زادہ، ف، شیرانی میں موجود ہے۔ مگر شعر نمبر۳، عرشی زادہ اور ف میں نہیں ہے۔ شیرانی میں پایا گیا ہے۔ باقی تین شعر حسرت میں گل رعنا سے لیے گئے ہیں۔

۲۴۳۔ عرشی زادہ: نازِ بہارِ رفتۂ وصلِ بتاں نہ پوچھ۔

ف، شیرانی: سامان بادشاہیٔ وصل بتاں نہ پوچھ۔ شیرانی: پادشاہی۔

۲۴۴۔ یہ شعر، عرشی زادہ، ف۔ میں نہیں۔ شیرانی میں ملتا ہے۔ متداول میں ہے۔ حمیدیہ میں متداول سے لیا گیا ہے۔

۲۴۵۔ عرشی زادہ، ف، شیرانی: کہتا تھا کل وہ نامہ رساں سے لبوز دل حسرت میں "آہ" کی جگہ "ہاں" ہے۔

عابدی: کہتا تھا کل وہ محرم راز اپنی سن کے آہ۔ ممکن ہے کہ یہ قرأت کا سہو ہو۔

۲۴۶۔ یہ غزل، عرشی زادہ میں نہیں ہے۔ ف اور شیرانی میں ہے۔ گل میں "اشک" شعر نمبر۳ میں ہے۔ باقی ہر جگہ "رشک" ہے۔ میرے خیال میں گل کا متن درست ہے۔ متداول میں گل رعنا سے صرف یہ ایک شعر زاید انتخاب ہوا ہے۔

صد جلوہ روبرو ہے جو مژگاں اٹھائیے
طاقت کہاں کہ دید کا احسان اٹھائیے

۲۴۷۔ یہ غزل ف کے حاشیے پر مندرج ہے۔ حمیدیہ میں یہ صراحت نہیں، حمیدیہ میں ہے۔ عرشی میں بھی یہ صراحت ملتی ہے۔ حمیدیہ میں اس غزل کو ان غزلوں کے ساتھ شامل کیا ہے جو ف میں نہیں ہیں اور ستم یہ کیا کہ حاشیے کی عدم صراحت کے ساتھ غزل کو متداول سے نقل کر دیا اور ایک شعر: دے داد، اے فلک الخ نقل نہیں ہوا نیز ف کا مطلع ثانی بھی جو متداول میں نہیں ہے حمیدیہ میں بھی نہیں۔ حمید میں پوری غزل ش کے مطابق ہے لیکن متن پر مرتب نے توجہ نہیں فرمائی اور حمیدیہ سے

متنی اختلاف نہیں ظاہر کیا۔ عرشی میں جو اختلاف دیا ہے وہ شیرانی کے مطابق ہے۔ مرتب حمید نے اپنی یادداشت کے متعلق یہ بات ظاہر کی ہے:

"تیس برس پہلے کے جو اشارات مجھے اس وقت میسر ہیں۔ ان میں یہ آخر الذکر تین شعر (شعر نمبر۶ تا نمبر۸) ترتیب بالا سے درج ہیں لیکن اول الذکر سات شعروں (شعر نمبر۱ تا نمبر۵ نیز دو مطلعے) کے متعلق افسوس ہے کہ میں نے یہ احتیاط ملحوظ نہیں رکھی۔ صرف شعر نمبر۲ (مطلع ثانی) کے متعلق یقین ہے کہ وہ اپنے صحیح مقام پر درج ہوا ہے۔ چنانچہ اس دوسرے شعر نیز مطلع اور مقطع سے قطع نظر باقی چار شعروں کی ترتیب اس وقت تک مشتبہ رہے گی جب تک ہندوستان کے احباب میں سے کوئی صاحب قلمی نسخے سے رجوع فرما کے اس مسئلے کو حل نہیں کر دیں گے۔" (حاشیہ ص۱۸۰)

میں یہ عرض کر دوں کہ احتیاط کا تقاضا تو یہی ہے جو کچھ موصوف نے فرمایا مگر شیرانی اور گل رعنا سے اس بات کی تصدیق اور توثیق ہوتی ہے کہ ان کی پیش کردہ ترتیب درست ہے کیونکہ یہی ترتیب روایت نظامی تک ملتی ہے فرق یہ ہے کہ متداول میں مقطع بالکل آخر میں ہے مگر شیرانی اور گل رعنا میں آخری تین شعروں سے پہلے ہے اور شیرانی میں اس مقطع سے پہلے درمیانی باریکا میں لفظ قطعہ سے اس کی تائید ہوتی ہے کہ مقطع اور اس کے بعد والے اشعار مربوط ہیں۔ مقطع سے پہلے کے اشعار ہر جگہ اسی ترتیب سے ہیں اور کیونکہ حمیدیہ میں یہ غزل حاشیۂ ف سے نہیں بلکہ متداول سے منقول ہے اس لیے متن اور ترتیب بھی متداول کی ہے۔ اسی نے موصوف کو شبہ میں ڈال دیا۔

۲۴۸۔ شیرانی، گل، عابدی: ایک اور۔ مالک: اور ایک۔ ف، نظامی: اک اور

۲۴۹۔ یہ شعر حمیدیہ میں نہیں ہے۔

۲۵۰۔ بحوالہ عرشی ص۲۵۴ ف میں "مہ" نہیں ہے۔

۲۵۱۔ عابدی، نظامی: اک گونہ

۲۵۲۔ شیرانی میں اس شعر سے پہلے درمیانی باریکا میں "قطعہ" لکھا ہے۔

۲۵۳۔ عابدی: خاموشی سے ہی۔

۲۵۴۔ گل، مالک اصل میں "و" عطف نہیں ہے۔ باقی میں ملتا ہے۔ اس لیے ہم نے بھی اختیار کیا ہے۔

۲۵۵۔ بحوالہ عرشی ص۱۴۵ ف اصل میں 'کا' نہیں ہے۔

۲۵۶۔ بحوالہ عرشی ص۱۴۵ ف اصل میں 'پہ' نہیں ہے۔

۲۵۷۔ حمیدیہ، حمید، نظامی: چاہیئے۔ ف اصل میں گل کے مطابق ہے بحوالہ عرشی ص۱۴۵۔

۲۵۸۔ گل میں پہلے 'ہمت عجب' لکھا تھا پھر 'ہمت' کو عجب بنایا مگر پھر قلمزن کر دیا اور اس سے پہلے 'یعنی' باریک قلم سے لکھا ہے۔

۲۵۹۔ یہ غزل، ف، شیرانی میں ہے۔ مگر گل رعنا کا پہلا شعر متن کا اور باقی دو شعر حاشیے کے ہیں۔ حمیدیہ اور عرشی میں حاشیے کی صراحت نہیں، حمید میں یہ صراحت کی گئی ہے۔ شیرانی کے متن میں شامل ہیں۔ ترتیب میں ہر جگہ دوسرا شعر نمبر ۳ پر اور تیسرا شعر نمبر ۲ پر ہے۔

۲۶۰۔ ف، عابدی، نظامی: اک۔ شیرانی: یک۔

۲۶۱۔ یہ غزل، عرشی زادہ کے حاشیے پر، ف اور شیرانی کے متن میں ہے۔

۲۶۲۔ گل: ستمزدگوں۔ مابقی: ستمزدگاں۔

۲۶۳۔ نقوش نستعلیق میں 'کہ' نہیں ہے۔

۲۶۴۔ یہ مصرع گل رعنا کے بعد اس طرح بدل دیا جو نظامی (متداول) میں ملتا ہے:

غالب ہم اس میں خوش ہیں کہ نامہربان ہے

عابدی ص۱۹۲ میں 'اس میں' کی جگہ 'اس پہ' سہو ہے۔

۲۶۵۔ یہ غزل، ف اور شیرانی میں ملتی ہے۔ متداول میں اس کا انتخاب شامل ہے۔

۲۶۶۔ یہ شعر ف کے متن میں نہیں ہے۔ بلکہ حاشیے میں اضافہ ہوا ہے اور بجائے "کہیں" کے "اسد" لکھ کر مقطع بنالیا ہے۔ اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ ف کے حاشیے پر گل رعنا کی تدوین کے بعد بلکہ متداول انتخاب کے بعد جب سابقہ مقطع خارج کر کے اسے مقطع بنایا تو درج کیا گیا ہے کیونکہ شیرانی اور گل رعنا کے متن میں یہ شعر کی صورت میں پایا جاتا ہے مقطع نہیں۔ اس سے یہ نتیجہ بھی برآمد کیا جاسکتا ہے کہ ف کے حاشیے پر اضافے یا متن میں اصلاحیں ۱۸۲۸ء بلکہ ۱۸۳۲ء کے بعد تک کی گئی ہیں، کیونکہ بقول مولانا عرشی نسخہ رامپور یا نسخہ بدایوں جو متداول کے مطابق ہے ۱۸۳۲ء میں مرتب ہوا۔

عرشی، حمید اور حمیدیہ کی صراحت اس کے سلسلے میں مختلف ہے، حمیدیہ کا حاشیہ یہ ہے:

"چونکہ اس غزل کا مقطع بوقت انتخاب حذف کر دیا گیا تھا۔ اس لیئے غالباً بوقت نظر ثانی دوسرا مقطع کہہ کر بڑھایا گیا، یہ قلمی نسخے کے حاشیے پر بھی لکھا ہے اور مروجہ دیوانوں میں بھی موجود ہے۔ باقی تمام غزل بہ استثنائے مصرع (شعر پنجم) بالکل مشترک ہے"۔ (ص۱۶۶)

یہ خیال بالکل بجا ہے اور اطلاع بھی درست، البتہ شیرانی سے یہ معلوم ہوا کہ اس کی تدوین کے وقت یہ شعر کہا گیا ہے۔ حمید میں لکھا ہے:

"اس غزل کے حاشیے پر یہ دوسرا مقطع لکھا ہے" (ص۱۸۹)

انھوں نے بھی اس کی ابتدائی شکل کو حمیدیہ کی طرح متن میں شامل نہیں دکھایا۔ مولانا عرشی نے (ص۲۴۴) اس کے اختلاف نسخ میں 'ف، شیرانی، مالک کا متن "آجائیو کہیں" بتایا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ف کے متن میں یہ شعر موجود تھا، لیکن مزید صراحت کرتے ہوئے لکھا ہے:

"نیزق (ف) میں یہ مقطع حاشیے کا ہے۔ اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ غالب نے ق میں گل کے بعد تک ترمیمیں کی ہیں۔ نیزق اور تا (ف، شیرانی) میں یہ بیت غزل کا تیسرا شعر ہے"۔ (ص۲۴۴)۔

یہاں مولانا عرشی کے بیان میں یہ قباحت ہے کہ ایک طرف تو وہ مقطع کو حاشیے کا اور شعر کو متن کا تیسرا بتا رہے ہیں۔ شیرانی میں تو واقعی یہ تیسرا شعر ہے، لیکن حمیدیہ اور حمید کی صراحت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ بیت متن میں موجود نہیں تھی۔ اب دو ہی صورتیں ہیں، کہ یا تو مولانا کو تسامح ہوا ہے، یا حمیدیہ میں صراحت اور متن غلط ہے۔ اور کیونکہ یہ بیت مقطع کی صورت میں حاشیے پر لکھی گئی تھی، اس لیے شامل متن نہیں کی گئی، اور بطور مقطع ثانی مطبوعہ کی نشاندہی کے ساتھ آخر میں شامل متن کر لیا، اور تبدیلی کی نشاندہی نہیں کی، اور اس طرف مرتب حمید نے بھی توجہ نہیں فرمائی۔ بہرحال صحیح صورت قلمی نسخے کی طرف رجوع کرنے کے بعد ہی واضح ہو سکتی تھی، جو بد قسمتی سے اب غائب ہے۔ مولانا عرشی کی اطلاع کہ ف کا بھی تیسرا شعر ہے، جیسا کہ شیرانی میں ہے۔ ایک دلیل بن جاتی ہے کہ ف میں یہ بیت ہوگی مگر مرتب حمیدیہ نے مذکورہ بالا اسباب کی بنا پر متن میں شامل نہیں کیا۔ نظامی: آجائیو اسد۔

۲۶۷۔ ف، عابدی : ذوق۔ مالبقیٰ : شوق۔

۲۶۸۔ عابدی : پردے۔

۲۶۹۔ یہ غزل، عرشی زادہ، ف، شیرانی میں ملتی ہے۔ پہلا شعر عرشی زادہ میں ہے، دوسرا شعر ف کے حاشیے پر درج ہوا ہے اور پھر اس کا قافیہ بدل کر مطبوعہ میں "معذور" کی جگہ "ناچار" بنا دیا ہے، اور اسی قافیے والی غزل میں شامل کر لیا ہے۔

۲۷۰۔ عرشی زادہ، شیرانی، گل رعنا : "معذور"۔ گل میں پہلے "مجبور" لکھا تھا، پھر کاٹ کر بالکل نیچے "معذور" بنایا ہے۔ ف میں بھی "مجبور" ہے۔ اس کا یہ مطلب ہے کہ پہلے "معذور" تھا، پھر ف کی تدوین میں "مجبور" لکھا، مگر شیرانی میں پھر "معذور" کی طرف رجوع کیا، گل میں جہاں سے نقل ہوا وہاں "مجبور" تھا، پھر "معذور" بنایا، یا کاتب نے روی میں "مجبور" لکھ دیا۔ مقابلے یا نظرثانی میں اس زلت قلم کا احساس ہوا تو کاٹ کر "معذور" بنا دیا۔

۲۷۱۔ یہ شعر ف کے حاشیے پر اضافہ ہوا، پھر اس کا قافیہ "معذور"، "مجبور" بدل کر "ناچار" بنایا اور متداول کی اس غزل میں نمبر ۳ پر شامل کر لیا، جس کا پہلا شعر یہ ہے :

ایک جا حرفِ وفا لکھا تھا سو بھی مٹ گیا ظاہرا کاغذ ترے خط کا غلط بردار ہے

شیرانی میں غزل کے متن میں شامل ہے۔ حمید، عابدی میں 'نالے' ہے۔

۲۷۲۔ یہ غزل، عرشی زادہ، ف اور شیرانی میں ہے، مگر گل رعنا والے اشعار میں سے عرشی زادہ میں کوئی نہیں۔ پہلا شعر ف کے حاشیے میں اضافہ ہوا، دوسرا شیرانی میں ہے۔ ف کے نہ متن میں نہ حاشیے میں۔ تیسرا ف کے متن میں ہے، عرشی زادہ میں نہیں۔ ترتیب ہر جگہ بدلی ہوئی ہے۔ گل رعنا میں شیرانی کی ترتیب کے مطابق ہے۔

۲۷۳۔ ن : کہ اس کو حسرت۔

۲۷۴۔ نسخۂ عرشی زادہ میں اس زمین میں سہ غزلہ ہے، ف میں دو غزلیں متن میں اور ایک غزل حاشیے میں ہے، مگر پھر متن کی دوسری غزل کو پہلی غزل کے حاشیے میں لکھ دیا ہے، گویا دونوں کو ملا کر ایک بنایا ہے، اور پھر دوسری غزل کے حاشیے میں عرشی زادہ کی تیسری غزل نقل کی ہے، اور دو شعر دوسری غزل کے ملا کر ایک غزل قرار دی ہے۔ یہ دونوں غزلیں شیرانی میں موجود ہیں۔ البتہ عرشی زادہ سے کچھ شعر زاید

ہیں۔ گل رعنا کا پہلا شعر غزل نمبر ۱ کے حاشیے کا ہے، دوسرا غزل نمبر ۲ کے حاشیے کی غزل کا ہے۔ شیرانی غزل نمبر ۱ میں پہلا اور غزل نمبر ۲ میں دوسرا شعر ہے۔

۲۷۵۔ یہ شعر نمبر ۳ عرشی زادہ، ف اور شیرانی کی پہلی غزل میں موجود ہے، البتہ عرشی زادہ میں پہلا مصرع اس طرح ہے :

نہیں ہوتا پسِ یدن جلوہ رنگ از فرطِ خوں ریزی

یہ شعر گل رعنا سے حسرت میں نقل ہوا ہے۔ متداول میں نہیں ہے۔ گل میں کاتب رنگ لکھنا بھول گیا تھا، سبب پر (ــــ) نشان لگا کر حاشیے پر رنگ لکھا ہے۔ "اوڑنے" لکھ دیا تھا اس میں سے "نے" کاٹ دیا ہے۔

۲۷۶۔ یہ غزل، عرشی زادہ، ف، شیرانی میں ہے۔ متداول میں نہیں ہے۔

۲۷۷۔ عرشی زادہ : یک لمحہ انتظار۔ ف شیرانی، گل رعنا : بیداد انتظار۔

۲۷۸۔ عرشی زادہ اول : از بسکہ اشک سوکھ گئے چشم میں اسد
اسی میں یہ اصلاح کی گئی ہے :

غالب زبسکہ سوکھ گئے اشک چشم میں

لیکن ف، شیرانی میں گل رعنا کے مطابق ہے۔ گویا ف کی تبییض سے پہلے پھر اس میں ترمیم کی گئی اور 'چشم میں سرشک' بنا دیا گیا۔

۲۷۹۔ یہ غزل عرشی زادہ اور ف کے حاشیے پر ہے، شیرانی کے متن میں۔ حمیدیہ میں اسے ان غزلوں میں شامل کیا جن کا کوئی شعر ف میں نہیں۔ حمید میں حاشیے کی نشاندہی تو درست کی مگر متن کا مقابلہ کرتے وقت مقطع کے مصرع اول کے اختلاف پر توجہ نہ رہی، حمیدیہ کی غزل نقل ہو گئی ہے ترتیب اشعار بھی وہی ہے حالانکہ حاشیے پر ترتیب اشعار مختلف ہے عرشی میں مندرج اطلاعات سے ظاہر ہوتا ہے کہ ترتیب اشعار عرشی زادہ کے مطابق تھی۔

۲۸۰۔ عرشی زادہ : فرصت۔

۲۸۱۔ حمیدیہ، حمید، نظامی : یار سے چھیڑ چلی جائے اسد۔ عرشی زادہ، ف، شیرانی میں گل رعنا کے مطابق ہے۔

۲۸۲۔ اس زمین میں عرشی زادہ میں غزل تو ہے لیکن گل رعنا کا کوئی شعر نہیں ہے، بلکہ اس پوری غزل میں سے صرف شعر نمبر۲، ف اور شیرانی میں ملتا ہے۔ گل رعنا اور نظامی میں وہ شعر شامل نہیں کیا گیا۔ ف کے متن میں شعر نمبر۲ نہیں ہے یہ حاشیے کا ہے۔

۲۸۳۔ مالک اصل میں ردیف 'سے' ہے اور یہ سہو کاتب ہے۔

۲۸۴۔ شیرانی کا کاتب 'کی' لکھنا بھول گیا ہے۔

۲۸۵۔ یہ غزل عرشی زادہ 'ف' شیرانی میں ہے۔ عرشی زادہ میں گل رعنا کے تیسرے شعر کا 'بالائی حاشیے پر چھٹے شعر کے مصرع ثانی کے اوپر کی خالی جگہ میں اضافہ کیا ہے۔ جسے نقوش کے نستعلیق میں مقطع کے بعد رکھا گیا ہے۔ شیرانی اور ف میں اس کو اس شعر نمبر۶ کے بعد نقل کیا گیا ہے۔

۲۸۶۔ عرشی زادہ، ف، شیرانی : کسو۔ بقول مولانا عرشی (عرشی ص۴۴۹) مصرع اول، ف :

کھلتے کسو پہ کیوں مرے دل کے معاملے

مگر حمیدیہ، حمید میں یہ صراحت نہیں ہے۔

۲۸۷۔ یہ غزل پہلی مرتبہ گل رعنا میں ملتی ہے۔ اس کے بعد متداول ہیں۔

۲۸۸۔ مالک اصل : نامیدی' (سہو کاتب)

۲۸۹۔ مالک : ایک۔ عابدی، نظامی، عرشی : اک۔

۲۹۰۔ اس زمین کی جو غزل عرشی زادہ میں ہے، اس میں یہ اشعار نہیں ہیں یہ اشعار ف کے حاشیے پر اضافہ ہوئے ہیں، شیرانی کے متن میں شامل ہیں۔ مالک کے حاشیے میں اس کے متعلق اطلاعات بلا تفحص درج ہیں۔ عابدی : خیمے۔ مالک گل : بیری (قدیم املا) گل کے کاتب نے قسمت کے بعد 'یا' لکھ کر کاٹ دیا ہے۔

۲۹۱۔ یہ غزل عرشی زادہ کے حاشیے، ف کے آخر اور شیرانی کے متن میں ملتی ہے۔ مالک کے حاشیے کی اطلاعات بلا تفحص درج کی گئی ہیں، یہی حال عابدی (ص۳۱) کی اطلاعات کا ہے۔ ف کے آخر میں ہونے کی اطلاع عرشی اور حمید میں ہے۔ حمیدیہ نے اسے ف کے آخر کا ظاہر نہیں کیا بلکہ مطبوعہ میں شامل کیا ہے۔

۲۹۲۔ عرشی زادہ، شیرانی : ایک۔ ف، مالک، عابدی نیز نقوش نستعلیق : اک۔ گل : یک، سہو

۲۹۳۔ اس شعر سے پہلے، عرشی زادہ، شیرانی میں 'قطعہ' لکھا گیا ہے۔

۲۹۴۔ عرشی زادہ، ف : وہ ہی۔ شیرانی، عرشی : وو ہی۔ (دونوں مصرعوں میں) مگر نقوش کے نستعلیق میں وہی لکھا ہے جو اصل کے خلاف ہے۔

۲۹۵۔ گل اصل : زور، مابقی : روز۔ زور ہی صحیح ہے۔

۲۹۶۔ گل، عابدی : قطعہ ندارد۔

۲۹۷۔ گل کے علاوہ ہر جگہ : ہو رہا ہے۔ عابدی بجائے اندھیر 'اندھیرا' (سہو کاتب)

۲۹۸۔ گل، شیرانی : سررشتہ، باقی ہر جگہ : سرشتہ

۲۹۹۔ نظامی : آہ زاری' (سہو کاتب)۔

۳۰۰۔ عرشی زادہ : ہو رہے ہیں گواہ۔ مابقی : پھر ہوتے ہیں گواہ۔

۳۰۱۔ عرشی زادہ، ف (بحوالہ عرشی)، شیرانی : بیقراری۔ حمیدیہ میں مطبوعہ سے منقول ہے اور حمید میں حمیدیہ سے۔ فاضل مرتب نے مقابلہ کے وقت اس طرف توجہ نہیں فرمائی۔

۳۰۲۔ یہ شعر مالک میں نہیں ہے۔

۳۰۳۔ یہ غزل عرشی زادہ کے حاشیے اور شیرانی کے متن میں ہے، ف میں نہیں ہے۔

۳۰۴۔ مالک، شیرانی، نظامی : آشیان عرشی زادہ مطابق گل۔ عابدی : آشیانے۔ شیرانی کے کاتب نے 'آشیانکے' لکھ کر پھر 'آشیانہ کے' بنایا مگر ن اور کے ملا ہوا لکھ چکا تھا اس لیے ن نہیں مٹایا جا سکا۔

۳۰۵۔ عرشی زادہ میں یہ شعر نہیں ہے۔ شیرانی، مالک، عابدی نظامی : سو وہ یاں۔ گل : سو یہاں میرے خیال میں کاتب وہ لکھنا بھول گیا ہے۔

۳۰۶۔ عرشی زادہ، شیرانی : وہم۔ مابقی : بیم۔

۳۰۷۔ نقوش میں اصل صاف نہیں ہے۔

۳۰۸۔ یہ غزل ہر جگہ ملتی ہے۔ مگر دوسرا شعر، عرشی زادہ اور ف میں نہیں ہے۔ عرشی میں ف کے حاشیے کا بتایا ہے۔

۳۰۹۔ عرشی زادہ میں پہلے 'بدگماں رحمیکہ کیا' تھا، وہیں اصلاح کرکے موجودہ متن بنایا، جو ہر جگہ ملتا ہے۔

۳۱۰ - یہ شعر، عرشی زادہ اور ف کے متن میں نہیں ہے۔ حمید میں اس کے متعلق کچھ نہیں لکھا گیا۔ عرشی میں اسے ف کے حاشیے کا بتایا ہے۔ حمیدیہ میں غزل کے آخر میں مطبوعہ لکھا ہے۔ میرے خیال میں یہ ف کے حاشیے کا نہیں ہے، ورنہ عرشی میں حاشیے کا محل اندراج بتایا جاتا۔ فاضل مرتب کو حمیدیہ سے اشتباہ ہو گیا ہو گا کہ آخر میں مطبوعہ کے ضمن میں شامل کیا ہے تو حسب عادت حاشیے کی نشاندہی نہیں کی ہو گی۔ شیرانی کے متن میں مطلع ثانی (گل رعنا شعر نمبر۱) کے بعد ہی درج ہے۔

۳۱۱ - عرشی زادہ: ہو جہاں تیرا دماغ خوئے نازک نیم مست - مالبقیٰ مطابق گل - یہ شعر نظامی میں نہیں ہے۔

۳۱۲ - یہ غزل شیرانی کے حاشیے پر درج ہے۔ یہ بھی سفر کلکتہ کا کلام ہے۔ گل رعنا میں صرف قطعہ بند اشعار لیے گئے ہیں۔ گل رعنا کا پانچواں شعر شیرانی میں نہیں ہے۔ یہ یا تو شیرانی میں نقل کرتے سے رہ گیا یا گل رعنا کی تدوین کے وقت اضافہ ہوا۔ اس کے مصرع ثانی میں گل کا متن ہر دو جا "وہ" ہے مالبقیٰ اول "یہ" ثانی "وہ" ہے۔

۳۱۳ - مالک: نہ وہ سرور و شور۔ عابدی: نے وہ سرور و سور۔ مالک میں سور کو صحیح اور سوز کو سہو کاتب بتایا ہے مگر، گل اور شیرانی کا متن یکساں ہے۔ مالک میں شیرانی میں بھی 'سور' بتایا ہے جو سہو نظر ہے ورنہ شیرانی میں 'سوز' ہی ہے۔ 'سور' کے متعلق جو کچھ لکھا ہے اس میں تامل ہے میرے نزدیک معنوی حیثیت 'سوز' ہی کی مقتضی ہے اور پھر زیادہ تر "سرور و سوز" ہی استعمال ہوتا ہے۔

۳۱۴ - گل اصل، شیرانی، نظامی: ایک (قدیم املا)

۳۱۵ - یہ غزل عرشی زادہ میں نہیں ہے، ف اور شیرانی میں ہے۔ گل رعنا میں مکمل غزل لے لی گئی ہے۔ ترتیب اشعار بھی ہر جگہ یہی ہے۔ گل میں شعر نمبر۳ دونوں کالموں کے نیچے اور نمبر۴، نمبر۵ دونوں کالموں کے درمیان کی خالی جگہ میں نقل ہوئے ہیں۔ اس کے دو سبب ہو سکتے ہیں، ایک تو یہ کہ کاتب نقل کرنے بھول گیا ہو۔ دوسرا یہ کہ مسودے میں پہلے یہ شعر منتخب نہ ہوئے ہوں بعد کو اضافہ کیے گئے تو کاتب نے انہیں مندرجہ مقامات پر لکھ دیا۔ ایسے ہی مندرجات اس مخطوطے کو اولی واقدم ثابت کرتے ہیں۔ چوتھے شعر میں کاتب نے "عاشق" سہواً لکھا ہے۔ صحیح "عشاق" ہے۔

اس لیے درستی کی گئی ہے۔

۳۱۶ - ف، شیرانی، مالک: نشّہ۔ گل، نظامی: نشہ عابدی: نشۂ۔

۳۱۷ - یہ غزل عرشی زادہ، ف، شیرانی میں ہے۔ دوسرا شعر عرشی زادہ میں نہیں ہے، ف کے حاشیے میں اضافہ ہوا۔ پہلا شعر نظامی میں نہیں، حسرت میں گل رعنا سے منقول ہوا ہے۔

۳۱۸ - عرشی زادہ میں یہ مصرع پہلے " اسد! وہ گل کرے جس گلستان میں جلوہ فرمائی" تھا پھر تخلص بدل کر موجودہ صورت میں حاشیہ پر لکھا ہے اور ف، شیرانی میں یہی متن قرار پایا۔ اور پھر ہر جگہ یہی نقل ہوا۔

مصرع ثانی، عابدی: غنچہ و گل، سہو کاتب۔ حمیدیہ: غنچۂ دل (غلط)۔

۳۱۹ - اس زمین میں عرشی زادہ اور ف میں دو غزلیں ہیں۔ گل رعنا کے اشعار میں سے صرف پہلا شعر تو عرشی زادہ کی غزل نمبر۱ سے لیا گیا ہے۔ باقی دو شعر اس میں نہیں ہیں۔ ف میں پہلا شعر دوسری غزل کا دوسرا شعر ہے۔ ف کی تبئیض کے وقت دو شعر نئے (گل رعنا نمبر۲، نمبر۳) کہہ کر سابقہ دونوں غزلوں کے اشعار کی ترتیب بدل ڈالی غزل نمبر۱ کے کچھ شعر نمبر۲ میں اور نمبر۲ کے نمبر۱ میں شامل کر کے پانچ پانچ شعروں کو چھ چھ شعروں کی غزلیں بنا دیا۔ شیرانی میں ان دونوں غزلوں کو ایک بنا دیا اور ایک شعر ف غزل نمبر۲ کا شعر نمبر۳ جو عرشی زادہ غزل نمبر۲ کا شعر نمبر۴ ہے شامل نہیں کیا ہے۔ نظامی میں یہی گل رعنا والے تینوں شعر ملتے ہیں۔

۳۲۰ - مالک: دیکھنا حالت مرے دل کی کہ ہم - اس میں 'کہ' سہو قلم ہے۔ مگر مالک میں اس کی نشاندہی نہیں کی گئی۔ نیز مالک میں اس شعر کو تو عرشی زادہ سے غائب بتایا ہے مگر دوسرے شعر کے متعلق نہیں لکھا حالانکہ اس نسخے میں یہ بھی نہیں ہے۔

۳۲۱ - یہ غزل عرشی زادہ میں نہیں ہے۔ ف، شیرانی میں ہے۔

۳۲۲ - ف، نظامی: لگائے ہی بنے۔ مالبقیٰ: لگا لو یعنی۔ مالک میں ف کے متن کو درست نہیں مانا ہے، حالانکہ حمیدیہ، حمید اور عرشی میں ف کا یہی متن دیا ہے۔

۳۲۳ - مالک: لیلیٰ۔ گل کا کاتب لیلی ہی سہی۔ لکھ گیا تھا۔ ہی کاٹ دیا ہے اور لنہی بنا دیا ہے۔

عکس میں سے بھی "ہی" غائب ہے جو کاپی کی صفائی میں کٹ گیا ہے۔ میری یادداشت میں موجود ہے۔

۳۲۴۔ ن : صلہ۔

۳۲۵۔ ف : نہ ہوئے گر مرے۔ حمیدیہ میں مطبوعہ کے مطابق متن دیا ہے۔ اصلاح اور سابقہ متن کی نشاندہی حاشیے میں کی ہے۔ اصلاحی شکل "گر نہیں ہیں مرے"۔ کی جگہ گل اور مالک میں "ہے" لکھا ہوا ملتا ہے باقی ہر جگہ "ہیں" ہی ہے۔

گل کے کاتب نے پہلے "معنی" کی جگہ "مضمون" لکھا تھا۔ اس کی درستی اس طرح کی ہے کہ "مضمون" کو "معنی" بنا کر یائے معروف کشیدہ بنا دی ہے اور "مو" اور "ن" کو قلمزد کر دیا ہے۔ اب تحریری شکل میں یہ تبدیلی صاف نظر آتی ہے۔

۳۲۶۔ یہ غزل عرشی زادہ اور ف میں نہیں ہے۔ شیرانی میں ہے اور اس کے بعد کے تمام نسخوں میں ہے۔

۳۲۷۔ گل : زعم، ز کے اوپر پیش ہے۔

۳۲۸۔ گل : دیکھیے، مابقی : دنیا۔

۳۲۹۔ گل کا کاتب "میرے" لکھنا بھول گیا تھا "کی" پر نشان (ـــ) لگا کر میرے حاشیے پر لکھا ہے۔

۳۳۰۔ یہ غزل بھی عرشی زادہ، ف اور شیرانی کے متن میں نہیں۔ پہلی مرتبہ شیرانی کے حاشیے پر ملی ہے اور گل رعنا نمبر ۴۸ کے بعد نقل ہوئی ہے۔ گویا یہ بھی سفر کلکتہ کا کلام ہے۔

۳۳۱۔ شیرانی : کب سنے ہے وہ کہانی میری۔ گل رعنا کے متن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اس میں شامل کرنے سے پہلے ہی یہ تبدیلی ہوئی ہے اور شیرانی میں غزل کا اولین متن ہے۔

۳۳۲۔ مالک اصل، نظامی : خوننابہ۔ مالک اصل کا یہ متن عرشی (ص ۲۵۹) میں بتایا گیا ہے۔ مالک میں کوئی صراحت نہیں۔

۳۳۳۔ مالک اصل (بحوالہ عرشی) : "ہے" ندارد۔ مالک میں صراحت نہیں ہے۔

۳۳۴۔ یہ غزل عرشی زادہ ف اور شیرانی میں ہے۔

۳۳۵۔ عرشی زادہ میں "تو وہ بدخو کہ" کی جگہ "تو وہ افسوں گر" ہے۔

۳۳۶۔ عرشی زادہ، حمید، شیرانی، گل رعنا میں "دل" ہے مگر حمیدیہ، نظامی، عرشی میں "غم" ہے۔ عرشی (ص ۲۵۹) میں بھی ف کا متن دل ہی بتایا ہے۔ مگر مالک (ص ۱۵۸) میں غم کی تبدیلی ف کے حاشیے پر بتائی ہے۔ یہ تسامح اس وجہ سے ہوا کہ حمیدیہ میں ف کے متن کے ساتھ ساتھ متداول (نظامی) کا متن بھی دیا ہے۔ فاضل مرتب نے یہ خیال کیا کہ دوسرا متن حاشیے کی تبدیلی پر مبنی ہے۔ حالانکہ حقیقت اس کے برخلاف ہے اور "دل" اشاعت اول تک ملتا ہے اس کے بعد تبدیلی کی گئی۔ نظامی میں یہ شعر نمبر ۲ پر ہے۔

۳۳۷۔ یہ غزل، حاشیۂ عرشی زادہ اور شیرانی میں ہے۔ ف میں نہیں ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ عرشی زادہ میں حاشیے پر اندراجات ۱۸۲۶ کے قریب تک ہوتے رہے ہیں۔ مالک میں حاشیۂ عرشی زادہ کی نشاندہی نہیں کی گئی۔

۳۳۸۔ گل : نہیں ایک۔ مابقی : تو ہے ایک، مگر عابدی اور نظامی میں "اک" ہے۔ گل کے متن میں "نہیں" معنوی اعتبار سے بالکل درست ہے، لیکن غالب کے استعجابیہ اسلوب کا تقاضا تھا کہ اسے بدل دیا جائے۔ متداول متن "تو ہے ایک" میں کیفیت زیادہ ہے۔

۳۳۹۔ گل رعنا تک "صاحب" ہے اس کے بعد اس کو بدل دیا ہے اور "یاں تو" بنایا جو متداول ہے۔

۳۴۰۔ مالک، عابدی : اک۔ مابقی : ایک۔ شیرانی اور مالک میں ہوا سے اور مابعد شعر کو قطعہ بند کیا گیا ہے۔ نظامی میں ترتیب بدل دی ہے اور "قطعہ" عنوان نہیں ملتا۔ گل میں اور عابدی میں بھی نہیں ہے۔

۳۴۱۔ گل : عربدہ خو۔ عرشی میں اشاعت ثانی کا متن بھی یہی بتایا ہے۔ عرشی زادہ اور شیرانی کا متن نقاط کی بنا پر مشکوک ہے۔ "خو، جو" دونوں پڑھے جا سکتے ہیں بلکہ خو کا زیادہ شبہ ہوتا ہے۔

۳۴۲۔ یہ غزل، عرشی زادہ، ف، شیرانی میں ہے مگر پہلا شعر عرشی زادہ میں نہیں ف اور شیرانی میں ہے۔ تیسرا شعر متداول میں نہیں ہے۔

۳۴۳۔ شیرانی کا کاتب اس شعر میں تین مرتبہ زلت قلم کا شکار ہوا ہے۔ ایک "تو" ہی لکھنا بھول گیا ہے۔ دوسرے "بوسہ" کی جگہ "بوسے" لکھ گیا ہے۔ تیسرے فضول لکھنا بھول گیا تھا اسے شوق کے اوپر لکھا گیا ہے۔ یہاں غالب کے قلم کا شبہ ہوتا ہے۔ یہ شعر عرشی زادہ میں نہیں۔

۳۴۴۔ نقوش کے حاشیہ نگار نے یہ اطلاع غلط دی ہے کہ یہ شعر اور نسخوں میں نہیں اور عرشی

(ص۸۴) میں اس کی جگہ دوسرا شعر بتایا ہے۔ متداول پر بالکل نظر نہیں ڈالی گئی ورنہ معلوم ہو جاتا کہ عرشی زادہ کا صرف یہی شعر متداول میں ہے اور کوئی نہیں۔ عرشی (ص۲۱۱) نوائے سروش میں بھی یہ شعر موجود ہے۔ ف اور شیرانی میں بھی ہے۔

۳۴۵۔ عرشی زادہ، ف، شیرانی: جادو ہے طرزِ گفتگوئے یارائے اسدؔ۔ حمیدیہ میں جادو کی جگہ جادہ سہوِ کاتب ہے۔ اصلاحی شکل پہلی مرتبہ گلِ رعنا میں ملتی ہے بعد کو یہ شعر انتخاب میں نہیں آیا اس لیے آخری شکل یہی ہے۔ حمید میں حاشیہ میں صراحت کے باوجود متن میں جادہ چھپا ہے۔

۳۴۶۔ یہ غزل عرشی زادہ کے حاشیے، ف کے آخر اور شیرانی کے متن میں ہے۔ مالک میں ف کے متن میں غلط بتایا ہے۔ حمید اور عرشی میں آخر کی نشاندہی موجود ہے حمیدیہ میں اسے مطبوعہ کے ذیل میں رکھا ہے۔ عرشی زادہ میں دوسرا شعر نہیں ہے یہ ف کے آخر میں موجود ہے۔

۳۴۷۔ گل کے کاتب نے ابتدا میں جیب لکھا تھا۔ احساس ہوتے ہی جیب کو چاک بنانے کی کوشش کی جب نہ بنا تو اسے ویسے ہی چھوڑ دیا اور آگے چاک لکھ دیا۔

۳۴۸۔ مالک: 'کب'۔ باقی ہر جگہ 'کیا' پایا جاتا ہے مگر عرشی میں یہ اختلاف موجود نہیں ہے۔ مالک میں عرشی زادہ، ف، شیرانی کا اختلاف 'کیا' دکھایا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ مالک اصل میں 'کب' ہی ہے اور عرشی میں سہواً یہ اختلاف رہ گیا۔ مالک میں عابدی اور نظامی میں بھی 'کیا' متن 'کی نشاندہی نہیں کی گئی۔

۳۴۹۔ یہ غزل ف میں ملتی ہے مگر پہلا شعر عرشی زادہ میں پہلے لکھا گیا تھا مگر جب ف کو مرتب کیا گیا تو اسے 'کاٹ دیا' اور اسی زمین میں آٹھ شعر کہہ کر اس مطلع کو ان کے ساتھ شامل کر کے غزل مکمل کر دی۔ دوسرے مطلع کے ساتھ پہلی غزل رہنے دی۔ چنانچہ ف اور شیرانی میں دونوں غزلیں موجود ہیں۔ مالک کے حاشیے کی یہ اطلاع درست نہیں کہ عرشی زادہ میں ایک بھی شعر نہیں ملتا۔ پہلا شعر تھا مگر اسے کاٹ دیا ہے اور یہ عمل ف کی ترتیب کے زمانے کا ہے۔ نظامی میں دونوں غزلوں کے منتخب شعر ہیں۔

۳۵۰۔ نظامی: صورت دود۔ حمیدیہ میں دونوں صورتوں میں "درد" کاتب کا سہو ہے۔

۳۵۱۔ نظامی میں شعر کی بدلی ہوئی شکل یہ ہے۔

اثر آبلہ سے، جادۂ صحرائے جنوں
صورتِ رشتۂ گوہر ہے چراغاں مجھ سے

۳۵۲۔ شیرانی، مالک: ایک۔

۳۵۳۔ یہ غزل عرشی زادہ، ف اور شیرانی میں ہے مگر موجودہ شعر ف کے حاشیے کا ہے۔

۳۵۴۔ گل: جبکہ۔ مابقی: جب کہ۔ میرے خیال میں گل میں قدیم املا کی متابعت کی گئی ہے۔

۳۵۵۔ نسخہ خطوط غالب حصہ اول: گو۔ مگر اردوئے معلی کانپور میں 'گر' ہے (ص۲۰۹) یہ شعر نظامی (متداول) میں نہیں ہے۔ میر مہدی مجروح کو ایک خط میں یہ شعر لکھا ہے جو ۱۸۵۹ء کا قرار دیا گیا ہے پھر بھی نظامی (متداول) سے غائب ہے۔

۳۵۶۔ یہ غزل عرشی زادہ میں نہیں، ف کے بھی آخر میں ہے گویا ۱۸۲۱ء کے بعد کا کلام ہے۔ شیرانی کے متن میں ہے۔

۳۵۷۔ گل کا کاتب "تاب" لکھ گیا تھا پھر اسے آب بنایا ہے۔

۳۵۸ یہ غزل عرشی زادہ، ف اور شیرانی میں موجود ہے مگر گلِ رعنا کا موجودہ شعر، عرشی زادہ اور ف میں نہیں ہے، پہلی مرتبہ شیرانی میں ملتا ہے۔ گل میں صرف یہی ایک شعر ہے مگر مالک و عابدی میں ایک شعر یہ بھی ملتا ہے:۔

بطوفاں گاہ جوش اضطرار شام تنہائی
شعاع آفتاب صبح محشر تار بستر ہے

یہ شعر عرشی زادہ، ف، شیرانی اور نظامی میں موجود ہے۔ متن بدلا ہوا ہے۔ عرشی زادہ، ف: اضطراب وحشت شبہا۔ شیرانی، مالک، عابدی: اضطرار شام تنہائی۔ نظامی: اضطراب شام تنہائی۔

گل کا موجودہ شعر شیرانی میں ہے مگر عرشی زادہ اور ف کا دوسرا مطلع اس سے غائب ہے اس لیے یہ کہا جا سکتا ہے کہ اس دوسرے مطلع کی جگہ یہ مطلع لکھ کر شامل کر لیا گیا ہے جو نظامی میں بھی ملتا ہے۔ مالک اصل میں "بار بستر" کی جگہ "خار بستر" جو کہ گل کا متن ہے۔ سابقہ مطلع یہ ہے:

بذوقِ شوخیِ اعضا تکلف، بارِ بستر ہے
معاف پیچتابِ کشمکش، ہر تارِ بستر ہے

ف میں "پیچتاب" کی جگہ "پیچ و تاب" ہے۔

۳۵۹۔ یہ غزل، عرشی زادہ ف اور شیرانی میں ہے۔ عابدی اور مالک میں صرف شیرانی میں پائے جانے کی اطلاع دی ہے۔ عرشی زادہ اور ف میں موجودگی ظاہر نہیں کی۔ البتہ یہ دونوں شعر پہلی مرتبہ شیرانی میں داخل ہوئے ہیں۔ عرشی زادہ اور ف میں نہیں ہیں۔ نظامی میں بھی یہی دو شعر ہیں۔

۳۶۰۔ گل، شیرانی: ایک نگہ۔ مالک، عابدی، نظامی: اک نگہ۔

۳۶۱۔ یہ غزل عرشی زادہ، ف اور شیرانی میں ہے۔ مگر گل رعنا کے اشعار صرف شیرانی میں ملتے ہیں۔

۳۶۲۔ شیرانی: مست تغافل۔ عابدی میں شیرانی کا متن "دست تغافل" بتایا ہے یہ سراسر غلط اطلاع ہے۔

۳۶۳۔ اس زمین میں دو دو غزلیں، عرشی زادہ، ف، شیرانی میں ہیں، مگر دونوں غزلوں میں ردی، کا اختلاف ہے۔ یہ شعر دوسری غزل کا ہے۔

۳۶۴۔ عرشی زادہ: گل چشمک اشارہ۔

۳۶۵۔ اس زمین کی ایک غزل عرشی زادہ، ف اور شیرانی میں ہے مگر گل رعنا والی غزل ان تینوں میں نہیں۔ صرف شعر نمبر ۴ و نمبر ۵ ف کے حاشیے پر اور شیرانی کے متن میں شامل ہیں۔ یہ دو شعر یقیناً سفرِ کلکتہ سے پہلے کے ہیں، لیکن ف کے حاشیے پر یہ گل رعنا کی تدوین کے بعد درج ہوئے ہیں کیونکہ شعر نمبر ۵ میں "صید" کی جگہ "محو" ملتا ہے جو شیرانی اور گل رعنا کے بعد کی اصلاح ہے اور ن میں بھی ہے۔ عرشی میں رامپوری مخطوطے میں بھی محو بتایا ہے جو ۱۸۳۳ء کا مکتوبہ قرار دیا گیا ہے۔ عرشی اور حمیدیہ میں ان دو شعروں کو ف کے حاشیے کا نہیں بتایا۔ یہ اطلاع حمید میں دی گئی ہے۔ مالک ح میں اس غزل اور ان شعروں کے متعلق یہ اطلاع دی گئی ہے:

"غ (عرشی زادہ) اور ح (ف) میں اس زمین میں غزلیں ملتی ہیں، لیکن ان میں اور م (مالک = گل رعنا) میں کوئی شعر مشترک نہیں ہے۔ ش (شیرانی) میں پہلی مرتبہ م کا ایک شعر (۱۰م) = (شعر نمبر ۴) ۔ اس میں شامل ملتا ہے۔ بقیہ یہاں بھی دونوں پیشروؤں کے مطابق ہیں (ص ۱۸۲ تا ۳۹۸

اس اطلاع میں کئی باتیں محلِ نظر ہیں۔ اول "غزلیں ملتی ہیں" سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ایک سے زاید غزلیں اس زمین میں ہیں حالانکہ ایسا نہیں ہے بلکہ تینوں میں ایک غزل ہے۔ شیرانی میں پہلی مرتبہ ایک شعر نہیں بلکہ دو شعر ملتے ہیں بلکہ ف کے حاشیے پر بھی یہی دو شعر ہیں۔ ف کے حاشیے پر شیرانی سے نہیں بلکہ اس مسودۂ دیوان سے نقل ہوئے جس میں اصلاح کی گئی تھی اور جس سے متداول دیوان کا انتخاب عمل میں آیا۔ یہ غزل گل رعنا کی ترتیب سے پہلے سفر کلکتہ بلکہ کلکتہ میں کہی گئی۔ کیونکہ متداول میں اس کا مقطع ہے:

دی مرے بھائی کو حق نے از سرِ نو زندگی
میرزا یوسف ہے غالبؔ یوسفِ ثانی مجھے

ظاہر ہے کہ یہ میرزا یوسف کی صحت کی اطلاع ملنے کے بعد کہی گئی۔ نامہ ہائے فارسی غالب کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ میرزا یوسف کے اچھا ہونے کی اطلاع پہلے کسی عزیز یا دوست کے خط سے ملی اور پھر خود میرزا یوسف نے انہیں اپنے ہاتھ سے لکھ کر خط بھیجا۔ اس خط کے ملنے سے غالب کو بہت زیادہ خوشی ہوئی جس کا اظہار اور یہ روئداد مولوی محمد علی صدر امین باندہ کو لکھی۔ اس لیے ان دو شعروں کے علاوہ باقی اشعار اسی زمانے میں کہے اور یہ دو شعر جو سابقہ غزل کے حاشیے پر درج تھے ان کو اس غزل میں شامل کر لیا۔ مالک ح میں دونوں پیشروؤں سے مراد غالباً عرشی زادہ اور ف ہیں اگر "مقدم نسخوں" لکھا ہوتا تو بات بالکل واضح ہو جاتی۔ اشعار کی ترتیب ہر ماخذ میں گل رعنا سے مختلف ہے۔

۳۶۶۔ نظامی، ف ح: مجو پرسش۔ اگر ف کے حاشیے کا متن یہی ہے تو یہ اندراج بعد کا ہے اور اگر حمید کے فاضل مرتب کی نظر اس اختلاف پر نہیں پڑی اور حمیدیہ یا متداول سے یہ نقل ہوا ہے تو پھر اندراج شیرانی سے پہلے کا ہے۔ مگر میرے خیال میں فاضل مرتب کا تسامح نہیں بلکہ اندراج ہی بعد کا ہے۔

۳۶۷۔ یہ غزل عرشی زادہ، ف متن و حاشیہ میں نہیں ہے۔ ف کے آخر میں ہے اور شیرانی کے متن میں۔ حمیدیہ میں اسے ان غزلوں میں شامل کیا ہے جو ف میں نہیں ہیں۔ حمید اور عرشی میں ف کے آخر میں ہونا بتایا گیا ہے۔

۳۶۸۔ حمید میں اس شعر کے متعلق حاشیے میں یہ اطلاع دی گئی ہے :

"پہلے "جذبہ" کے بجائے "الفت" لکھا ہے، پھر اسے کاٹ دیا ہے اور آگے مصرع موجودہ شکل میں لکھا ہے"۔

۳۶۹۔ اصل مخطوطے میں اس شعر سے ص۳۶ شروع ہوتا ہے جو جزبندی میں غلطی سے لگ گیا ہے۔ اب صحیح مقام پر عکس میں ہے تو اس کا نمبر ۴۸ ہے۔ سابقہ ترتیب میں یہ ص۴۸ کے بعد یعنی ص۴۹ کی جگہ ہے جس میں سے دو صفحے منہا کیے جائیں تو وہی ص۴۷ قرار پاتا ہے۔ اس شعر میں کاتب نے "اودھر اور ایدھر" لکھا ہے جو قدیم املا ہے۔

۳۷۰۔ گل کا کاتب "بھی" لکھنا بھول گیا ہے۔

۳۷۱۔ یہ غزل عرشی زادہ کے حاشیے اور شیرانی کے متن میں ہے۔ مالک میں عرشی زادہ کے حاشیے کی نشاندہی نہیں کی گئی۔ ترتیب اشعار گل رعنا میں ہر ماخذ سے جداگانہ ہے، البتہ شیرانی اور نظامی کی ترتیب یکساں ہے، اور عرشی زادہ کی ترتیب بھی ان سے مختلف ہے۔

۳۷۲۔ گل وایسے، باقی ہر جگہ : اتنے۔

۳۷۳۔ گل میں "ہم" لکھ کر "تم" بنایا ہے۔ عابدی میں بھی "ہم" ہے۔ مالک میں مصرع ثانی میں "طبیعتوں" کی جگہ بیاض ہے۔

۳۷۴۔ مالک : پردہ، مالبقیٰ : پردے

۳۷۵۔ عرشی زادہ اور شیرانی میں شعر کی یہ صورت ہے۔

پوچھے ہے کیا معاش جگر تفتگان خاک
جوں شمع آپ اپنی وہ خوراک ہو گئے

شیرانی میں "خاک" کی جگہ "عشق" ہے۔

۳۷۶۔ نظامی : آپ اپنی آگ کے۔ عابدی میں صرف "شعلے اور آگ" کا اختلاف بتایا ہے حالانکہ اپنے اور اپنی کا فرق بھی ہے۔ گل کے کاتب نے شعلا لکھا تھا پھر شعلہ بنایا ہے اور "لا" کو "دیکھے" کی "ے" کی تحتی کشش نے کاٹ دیا ہے۔

۳۷۷۔ شیرانی، مالک، نظامی : گلا۔

۳۷۸۔ گل : کی یک نگاہ ایسی کہ۔ باقی ہر جگہ : کی ایک ہی نگاہ کہ۔

۳۷۹۔ عرشی زادہ، شیرانی : اسباب مے کشی۔ باقی ہر جگہ : آلات میکشی۔ مالک و عابدی میں اس اختلاف کو صرف نظر کر دیا گیا ہے۔

۳۸۰۔ گل کے کاتب نے "کل" کی جگہ "ل" لکھا تھا پھر "کل" بنایا ہے۔

۳۸۱۔ یہ غزل عرشی زادہ، ف اور شیرانی میں ہے۔ صرف دوسرا شعر عرشی زادہ میں نہیں ہے۔

۳۸۲۔ گل میں رنگ کے بعد "وا" نہیں ہے یہ سہو کاتب ہے اس لیے اضافہ کیا گیا۔

۳۸۳۔ یہ شعر عرشی زادہ میں نہیں ہے عابدی، نظامی : عیش دوست۔ عابدی میں یہ اختلاف ظاہر نہیں کیا کہ ف، شیرانی اور مالک میں "عیش یار" ہے۔

۳۸۴۔ مالک : تیرے نالے، ممکن ہے کہ یہ سہو کاتب ہو کیونکہ ہر جگہ "میرے نالے" ہے اصل مخطوطے میں اس شعر سے ص۳۵ شروع ہوتا ہے جو دراصل ص۴۸ ہے۔

۳۸۵ یہ غزل عرشی زادہ، ف اور شیرانی میں ہے مگر آخری شعر شیرانی میں ہے عرشی زادہ اور ف میں نہیں ہے۔

۳۸۶۔ عرشی زادہ، ف : شوخیٔ اظہار دنداں تھا۔ موجودہ ترمیم شدہ شکل سب سے پہلے شیرانی میں ملی ہے۔ عرشی، مالک، عابدی میں یہ ترمیم ف میں بتائی گئی ہے جو درست نہیں۔ یہ التباس حمیدیہ سے پیدا ہوا ہے کہ اس میں اولاً مخطوطے اور اس کے نیچے متداول شکل لکھی ہے، اس کو ترمیم خیال کر لیا گیا۔ حمید میں ایسی کسی ترمیم کی نشاندہی نہیں کی گئی۔ حمیدیہ کے مرتب نے تمہید ص۱ میں یہ صراحت کر دی ہے کہ اوپر کا مصرع قلمی دیوان کا اور نیچے کا مطبوعہ ہے۔

۳۸۷۔ مالک اصل : دعوہ۔

۳۸۸۔ عرشی زادہ، ف : ہیں عدم میں غنچہ ہا عبرت کش انجام گل۔ یہ اختلاف مالک میں نہیں دیا صرف "ہے" کی جگہ "ہیں" بتایا ہے۔ عرشی، مالک، عابدی میں ترمیم ف میں بتائی ہے۔ جو غلط ہے۔ یہ حمیدیہ کے اندراج سے التباس پیدا ہوا ہے۔ حمید میں کسی ترمیم کی نشاندہی نہیں کی گئی۔ موجودہ شکل شیرانی میں ملتی ہے۔ گل میں "ہے" کی جگہ "ہم" ہے۔ ہم بمعنی بھی سے مطلب نکل تو آتا ہے مگر میرے خیال میں غالب نے اسے بدل کر "ہے" بنایا ہے۔

۳۸۹- یہ شعر عرشی زادہ اور ف میں نہیں، حمیدیہ میں مطبوعہ کے ذیل میں ہے۔ سب سے پہلے شیرانی میں ملتا ہے۔

مالک، نظامی: سوزش۔ شیرانی، گل، عابدی: شورش۔ اور یہی چاہیئے بھی ممکن ہے کہ "سوزش" کاتب کا تصرف ہو۔ عرشی میں بھی شورش ہے۔

۳۹۰- گل رعنا: ارباب۔ شیرانی میں بھی پہلے ارباب تھا، پھر احباب بنایا ہے۔ نظامی میں بھی احباب ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ شیرانی اور گل رعنا کے بعد یہ ترمیم ہوئی ہے۔

۳۹۱- یہ غزل عرشی زادہ میں نہیں ہے۔ ف اور شیرانی میں اس زمین میں دو غزلیں ہیں۔ گل رعنا میں شامل اشعار میں تیسرا دوسری غزل کا ہے، اور باقی پہلی غزل کے ہیں۔ نظامی میں بھی اسی ترتیب سے ہیں۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ گل رعنا کی تدوین ہی کے زمانے میں متداول دیوان کی تدوین بھی عمل میں آئی اگر ایسا نہ ہوتا تو ترتیب اشعار میں فرق ہوتا۔

۳۹۲- گل: جیب ہاتھ ٹوٹ جاتے۔ مالبقیؔ: جیب ہاتھ ٹوٹ جائیں۔ اور یہ بہتر ہے۔

۳۹۳- اس زمین میں غزل، عرشی زادہ، ف اور شیرانی میں ہے مگر یہ شعر صرف شیرانی میں ملتا ہے۔

۳۹۴- اس زمین میں غزل عرشی زادہ، ف اور شیرانی میں ہے۔ عرشی زادہ اور ف میں پہلے مطلع یہ تھا:

باغ تجھ بن گل نرگس سے ڈراتا ہے مجھے
چاہوں گر سیر چمن آنکھ دکھاتا ہے مجھے

شیرانی میں اس مطلع کی جگہ موجودہ مطلع ہے۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ سابقہ مطلع ہی کو ایک نیا روپ دے کر بدلا ہے۔

عرشی اور مالک میں اسے ف کے حاشیے کا بتایا ہے۔ حمیدیہ اور حمید میں حاشیے میں موجودگی کی طرف کوئی اشارہ نہیں ملتا۔

عرشی میں نظامی کے آخری شعر کو بھی متن میں ف کے حاشیے کا بتایا ہے، مگر اختلاف نسخ میں قب (مخطوطۂ رامپور) میں اول مرتبہ ملنا ظاہر کیا ہے۔ عابدی میں اسی شعر کے متعلق لکھا ہے کہ شیرانی میں نہیں، نسخۂ حمیدیہ سے لیا گیا ہے۔ یہ اطلاع غلط ہے۔ نسخۂ حمیدیہ میں یہ دونوں شعر مطبوعہ کے ذیل میں شائع ہوئے ہیں، جو انہوں نے نظامی سے لیے ہیں۔ ف میں نہ متن میں ہیں اور نہ

حاشیے میں۔

۳۹۵- یہ غزل، عرشی زادہ، ف اور شیرانی میں ہے، اور یہ شعر بھی۔ عرشی زادہ، شیرانی، گل: بتاں کی خواب۔ ف، مالک، نظامی: بتاں کا خواب۔ عابدی، نقوش نستعلیق: بتاں کی خواب۔ اس سلسلے میں عابدی کی یہ صراحت قابل غور ہے: (ص۲۲۴)

"نسخۂ عرشی کے حاشیے میں ظاہر کیا گیا ہے کہ یہ شعر صرف نسخۂ بھوپال یعنی نسخۂ حمیدیہ (ف) میں ہے، حالانکہ گل رعنا میں اور نسخۂ شیرانی کی متعلقہ غزل میں یہ شعر موجود ہے۔ اس کے علاوہ عرشی صاحب نے اس شعر کے متن میں 'کا خواب سنگیں' الفاظ رکھے ہیں، جنہیں نسخۂ حمیدیہ (ف) کے مطابق بتایا ہے۔ نسخۂ شیرانی میں اس کے بجائے "کی خواب سنگیں" ہے جیسا کہ گل رعنا میں ہے، البتہ نسخۂ شیرانی کے کاتب نے اپنے قدیم املا میں 'کی'، 'کو'، 'کے' لکھا ہے

اس میں تین امر بیان کیے گئے ہیں: (۱) صرف نسخۂ بھوپال کی نشاندہی۔ عرشی میں غالباً یہ التزام ہے کہ اول مرتبہ جہاں غزل ملی، اس کی نشاندہی کر دی گئی۔ نیز اختلاف نسخ میں شیرانی کا اختلاف دکھایا ہے، جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ شیرانی میں موجود ہونے سے باخبر ہیں۔ (۲) 'کا خواب سنگیں'، ف کا متن عرشی میں درست بتایا ہے کیونکہ حمیدیہ اور حمید سے اس کی تصدیق ہوتی ہے۔ مالک کا متن بھی یہی ہے۔

(۳) عابدی میں نسخۂ شیرانی کا متن 'کی خواب سنگیں' بتایا ہے، اور پھر 'کے' کو کاتب کی طرز قرار دے کر 'کی' کی درستی کا فیصلہ کر دیا گیا ہے۔ اور اس قباحت کو ملحوظ نہیں رکھا گیا کہ 'کی' کس طرح درست ہو سکتا ہے؟ اب اس شعر کی تین قرائتیں قرار پاتی ہیں:

قیامت کشتۂ لعل بتاں کے خواب سنگیں ہے
قیامت کشتۂ لعل بتاں کی خواب سنگیں ہے
قیامت کشتۂ لعل بتاں کا خواب سنگیں ہے

ان میں سے کون سی صورت بہتر ہے، اس کا فیصلہ دو طرح ہو سکتا ہے: ایک تو غالب کی اصلاح کی روشنی میں، جو مالک۔ ف اور نظامی میں ملتی ہے کہ 'لعل بتاں کا خواب' شکل ہے۔ اس کی روشنی میں "کے" کی تعیین ہوتی ہے، 'کی' کی نہیں۔ خواب مذکر ہے۔ اس لیے بھی 'کا'

یا 'کے' چاہیئے' اور اگر قیامت کو مضاف تصور کر کے 'کی' تسلیم کریں تو مصرع مہمل ہو جاتا ہے۔ دوسرے نحوی حیثیت سے دیکھا جائے تو 'کی' کی گنجائش اس لیے نہیں کہ ان شکلوں کی نثر بنائی جائے تو مفہوم کی وضاحت اور الفاظ کی حیثیت و مقام کی تعیین ہو جاتی ہے۔ سب سے پہلے یہ تعیین ضروری ہے کہ "قیامت" کے یہاں کیا معنی ہیں۔ قیامت کے تین معنی ہیں (۱) روز حشر (۲) بہت (۳) تعجب و غضب۔ پہلے معنی بطور اسم ہیں اور دوسرے تیسرے معنی بطور صفت۔ اب "روز حشر" معنی سے مصرع مہمل ہو جاتا ہے کہ "کشتہ لعل بتاں کی قیامت خواب سنگیں ہے"۔ قیامت کو خواب سنگیں کہنا مہمل بات ہے۔ اس لئے 'کی' کا یہاں محل قرار نہیں پاتا۔ 'کا' (واحد) اور 'کے' (جمع) کے ساتھ صرف صفاتی معنی آ سکتے ہیں۔ 'کا' کے ساتھ دونو صفاتی معنی آ سکتے ہیں "کشتہ لعل بتاں کا خواب قیامت سنگین ہے۔ اور کشتہ لعل بتاں کا خواب سنگین قیامت ہے۔ البتہ 'کے' کے ساتھ صرف "تعجب و غضب" معنی لئے جا سکتے۔ "کشتہ لعل بتاں کے خواب سنگین، قیامت ہے"۔ یہاں بظاہر "ہے" (واحد) الجھن کا سبب ہے لیکن جملہ اسمیہ میں فعل مبتدا اور خبر دونوں کے مطابق آ سکتا ہے۔ یہاں خبر کے مطابق فعل 'ہے' درست ہو سکتا ہے لیکن قباحت باقی رہتی ہے اسی لئے غالب نے "کے" کی جگہ 'کا' ترمیم کر دی تاکہ الجھن باقی نہ رہے۔ پس 'کی' نادرست ہے 'کا' بہتر اور 'کے' گوارا ہے۔ اور اگر قیامت ہے" کو روزمرہ تصور کر لیں تو پھر 'کے' سے جو قباحت پیدا ہوتی ہے وہ بھی باقی نہیں رہتی۔

۳۹۶۔ اس زمین میں ایک یہ غزل عرشی زادہ میں ہے: "لذت کشی میں حوصلہ بے اختیار ہے" مگر گل رعنا کا کوئی شعر اس میں نہیں ہے۔ ف میں اس زمین میں دو غزلیں ہیں ایک تو یہی عرشی زادہ والی اور دوسری: "جس جا نسیم شانہ کش زلف یار ہے"۔ گل رعنا کا شعر نمبر ۲ و نمبر ۳ اسی غزل میں ہے۔ شیرانی میں بھی یہ دونوں غزلیں ہیں۔ اور گل رعنا کا شعر ۱ و ۴ پہلی غزل میں شامل ہے۔ گل رعنا میں دونوں غزلوں کے منتخب اشعار یک جا کر دیئے ہیں اور یہی عمل نظامی میں بھی ملتا ہے کہ اس میں بھی دونوں غزلوں کے منتخب اشعار سے ایک غزل بنائی ہے جس میں گل رعنا کا شعر نمبر ۳ شامل نہیں جسے حسرت میں گل رعنا سے لے کر غیر مطبوعہ کے ذیل میں شامل کیا گیا ہے۔ عابدی میں کوئی وضاحت نہیں کی گئی۔ مالک میں مندرج وضاحت میں بعض باتیں محل غور ہیں۔

پہلے اور آخری شعر کو اس میں تینوں ماخذوں میں نہ ہونا لکھا ہے۔ یہ غلط ہے شیرانی میں موجود ہیں۔ (۱،۲، ۵) اور دوسرے اور تیسرے کو ف اور شیرانی میں ہونا لکھا ہے۔ ایک تسامح یہ ہے کہ اس غزل کے پانچ شعروں کے نمبر لکھ دیئے ہیں حالانکہ کل چار شعر ہیں۔ مولانا عرشی نے پہلے اور چوتھے شعر کو جدید ظاہر کیا ہے اور شیرانی کا حوالہ نہیں دیا بلکہ حاشیہ ف کا بتایا ہے۔ حالانکہ حمید سے اس کی تصدیق نہیں ہوتی۔ حمیدیہ میں انہیں مطبوعہ بتایا ہے۔ اختلاف نسخ سے بھی یہی مترشح ہے کہ یہ شیرانی میں ہیں۔

۳۹۷۔ نظامی: آئے یا نہ آئے۔ گل کے کاتب نے پہلے "وہ آوے یا نہ آوے مجھے" لکھا تھا غلطی کا احساس ہوتے ہی 'مجھے' کاٹ کر 'یہاں' لکھا۔ کاتب 'پہ' لکھنا بھول گیا۔ لیکن اگر 'یہاں' کو 'یاں' قدیم روش کے مطابق (یہاں) قرار نہ دیں اور یہاں بروزن فعو قرار دے لیں تو پھر 'پہ' کی گنجائش نہیں رہتی مگر ایسا کرنا غالب کی روش اور شیرانی اور بعد کے دواوین کی روایت کے خلاف ہے۔ پس بہتر یہی کہ 'پہ' کو کاتب کا سہو قرار دیا جائے۔

۳۹۸۔ گل، شیرانی، نظامی: دل مدعی و دیدہ۔ مالک، عابدی: دل مدعی ہے، دیدہ۔ ان میں سہو کاتب ہے۔

گل شیرانی، نظامی: مدعا علیہ۔ مالک، عابدی: مدعیٰ علیہ۔

۳۹۹۔ اس زمین میں غزل، عرشی زادہ اور ف میں ہے مگر یہ شعر نہیں ہے۔ یہ شعر پہلی مرتبہ شیرانی میں شامل ہوا ہے۔ گل رعنا میں صرف یہی شعر منتخب ہوا اور متداول میں بھی صرف یہی شعر شامل ہے۔ اس سے بھی متداول دیوان کے انتخاب کا عمل گل رعنا کے ساتھ ساتھ ہونے پر روشنی پڑتی ہے۔

۴۰۰۔ اس زمین میں غزل، عرشی زادہ، ف اور شیرانی میں ہے۔ مگر یہ شعر عرشی زادہ میں نہیں ہے۔ سب سے پہلے ف میں شامل ہوا۔ عرشی زادہ کے مقطع کو شعر بنا دیا ہے اور یہ نیا مقطع شامل کیا ہے اس غزل کا مطلع بھی بدل ڈالا ہے نیز اور بھی شعروں میں اصلاح کی ہے۔

۴۰۱۔ اس زمین میں غزلیں عرشی زادہ، ف اور شیرانی میں ہیں مگر یہ دونوں شعر، عرشی زادہ اور ف میں نہیں، شیرانی میں دونوں ملتے ہیں۔ پہلے شعر کا علم شیرانی کے ۱۰۶ اب کی رکاب کے ترک سے ملتا ہے۔ دوسرا شعر اس میں موجود ہے۔ مالک میں پہلے شعر کو شیرانی سے غائب بتایا ہے حالانکہ رکاب

میں ترک موجود ہے جو اس بات کا ثبوت ہے کہ غائب شدہ ورق پر یہ شعر موجود تھا۔ عرشی میں انھیں ف کے حاشیے کا بتایا ہے۔ حمید سے اس کی تصدیق نہیں ہوتی۔ حمیدیہ میں انہیں مطبوعہ بتا کر ف میں نہ ہونے کا اشارہ کر دیا ہے۔

۴.۲۔ یہ غزل عرشی زادہ اور ف میں موجود ہے۔ شیرانی میں ۱۰۶ اب کے بعد اوراق کا نقصان ہے اس لئے محض تسلسل روایت کی بنا پر تسلیم کر لینا چاہیئے کہ اس میں بھی یہ ہوگی اور کیونکہ گل رعنا کا انتخاب اس بات کی شہادت مہیا کرتا ہے کہ جس نسخے سے یہ انتخاب عمل میں آیا وہ شیرانی سے ملتا جلتا تھا۔ اس لیے اس غزل کو شیرانی میں ہونا تسلیم کر لینے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

اس غزل کا شعر نمبر ۱، نمبر ۴، نمبر ۵ عرشی زادہ اور ف میں نہیں ہے۔ گل رعنا میں شمولیت اس امر پر دال ہے کہ یہ شعر اس سے پہلے اضافہ ہوئے۔ شیرانی میں ہوں گے مگر یہ بات قطعی طور پر نہیں کہی جا سکتی۔ مالک و عابدی میں ان تینوں شعروں کو جدید اور سابقہ ماخذوں میں نہ ہونا نہیں بتایا۔ عرشی میں جدید ظاہر کیا ہے۔

۴.۳۔ نقوش میں نستعلیق کرنے والے نے واو عطف کی جگہ کوما لگایا ہے جو غلط ہے کیونکہ مخطوطے (عرشی زادہ) میں 'و' صاف لکھا ہوا ملتا ہے۔

۴.۴۔ صرف گل رعنا میں 'جز' ملتا ہے باقی ہر جگہ 'اے' ہے۔ اس کے متعلق مالک میں یہ حاشیہ لکھا گیا ہے:

"مصرع ثانی۔ غ (عرشی زادہ)، ح (ف) دونوں جگہ 'جز' کی جگہ 'اے' ملتا ہے۔ اس کے برعکس م (مالک) اور ل (عابدی) میں 'جز' ہے۔ اب ان میں پھر 'اے' ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ مختلف اوقات میں یہاں رد و بدل کرتے رہے اور 'اے' کے لئے جو نئے معنی انھوں نے وضع کیے تھے اس پر انھیں اطمینان نہیں تھا۔ افسوس کہ 'ش' کا یہ حصہ دستیاب نہیں ہوتا، ورنہ معلوم ہوتا کہ یہاں کیا صورت تھی"۔

میں نے اس موضوع پر بہر حاصل بحث "غالب کون ہے" کے حصہ دوم میں "قفس رنگ" کے زیر عنوان کر کے یہ ثابت کیا ہے کہ 'اے' کے غالب نے کوئی نئے معنی اختراع نہیں کیے۔ یہ صرف مولانا حالی کی روایت سے غلط استنباط کا نتیجہ ہے اور خود حالی بھی

غالب کی بات تک بجا طور پر نہ پہنچ سکے۔ حالی نے یہ لکھا ہے: (یادگار غالب ص ۱۳۰)

"بعض اسلوب بیان خاص مرزا کے مخترعات میں سے تھے جو نہ ان سے پہلے اردو میں دیکھے گئے نہ فارسی میں۔ مثلاً ان کے موجودہ اردو دیوان میں ایک شعر ہے:

قمری کف خاکستر و بلبل قفس رنگ
اے نالہ! نشان جگر سوختہ کیا ہے؟

میں نے خود اس کے معنی مرزا سے پوچھے تھے، فرمایا کہ 'اے' کی جگہ 'جز' پڑھو، معنی خود سمجھ میں آجائیں گے۔ شعر کا مطلب یہ ہے کہ قمری جو ایک کف خاکستر سے زیادہ اور بلبل جو قفس عنصری سے زیادہ نہیں ان کے جگر سوختہ یعنی عاشق ہونے کا ثبوت صرف ان کے چہکنے اور بولنے سے ہوتا ہے۔ یہاں جس معنی میں مرزا نے اے کا لفظ استعمال کیا ہے ظاہرا یہ انہیں کا اختراع ہے۔"

میں نے اس بیان پر تبصرہ کرتے ہوئے 'اے' کے سلسلے میں یہ لکھا تھا:

"مولانا حالی کے احترام کے باوجود یہاں موضوع زیر بحث کے سلسلے میں دو باتیں ذرا کھٹکتی ہیں: پہلی بات تو "اے" کے متعلق ہے، اس سلسلے میں یہ امر ملحوظ رہے کہ غالب نے مولانا حالی کی قابلیت کو پیش نظر رکھتے ہوئے تفہیم شعر کی طرف ایک اشارہ کر دیا تھا۔ وہ بجا طور پر متوقع تھے کہ مولانا حالی کو تفہیم شعر کے لیئے صرف اتنا ہی اشارہ کافی ہے مگر مولانا نے اس اشارے کو معنی خیال کر لیا۔ غالب کا یہ کہنا" اے کی جگہ جز پڑھو" ہرگز اس بات پر دلالت نہیں کرتا کہ "اے" کے معنی جز یعنی "سوا" اور "علاوہ" ہیں حقیقتاً شعر کے مفہوم کے لیے تو "اے" ہی درکار ہے "جز" بعد کی منزل اور تفہیم کا ایک ذریعہ ہے" (غالب کون ہے؟ ۱۱۸)

میرے خیال میں اہل کلکتہ بھی اے کی رمزیت و معنویت کو نہ سمجھ سکے ہوں گے تو غالب نے ان سے بھی یہی کہہ دیا ہوگا اور گل رعنا میں بھی وقتی ترمیم کردی ہوگی ورنہ اور کسی ماخذ میں "جز" نہیں پایا جاتا۔ یہاں 'اے' کے معنی کی بحث اٹھانا شعر کے حقیقی مفہوم تک نہ پہنچنے اور استفہام و خطاب کی

رمزیت و معنویت سے ناآشنائی کی دلیل ہے۔

۴۰۵۔ یہ غزل عرشی زادہ کے حاشیے میں ف کے آخر میں اور شیرانی کے متن میں ہے۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ غزل ۱۸۲۱ء کے بعد لکھی گئی۔ مالک میں اسے صرف شیرانی میں ہونا بتایا ہے۔ گل رعنا میں مکمل غزل انتخاب کرلی گئی ہے۔ خواجہ کے پیشِ نظر عکس میں بھی مکمل غزل ہے مگر متن شعر نمبر ۹ سے ہے جو شامل اختلاف ہے۔ عرشی زادہ کے حاشیے کا تحتی حصہ نقوش میں غایب ہے اور شعر نمبر ۵ سے متن ملتا ہے۔ جو شامل اختلاف کیا گیا ہے۔ ف کا کاتب شعر نمبر ۳ نقل کرنا بھول گیا ہے ترتیب اشعار میں بھی ہر جگہ اختلاف ملتا ہے۔

۴۰۶۔ یہ شعر ف میں سہو کاتب سے نقل نہیں ہوا۔ نیز شیرانی، نظامی میں یہ شعر نمبر ۲ پر ہے۔

۴۰۷۔ ف، شیرانی اور نظامی میں یہ شعر نمبر ۳ ہے۔

۴۰۸۔ نقوش میں عکس اس شعر سے ہے تحتی حاشیے میں سابقہ چار شعر ہوں گے جن کا عکس نہیں ہے۔

۴۰۹۔ نقوش نستعلیق: نظارۂ وصال، سہو مرتب۔

۴۱۰۔ شیرانی: چاہے ہے، سہو کاتب۔

۴۱۱۔ خواجہ کا عکسی صفحہ اس شعر سے شروع ہوتا ہے۔

۴۱۲۔ عرشی زادہ میں اس سے پہلے شعر نمبر ۱۲ ہے۔ ف کا کاتب ہر ایک' میں 'ہر' لکھنا بھول گیا ہے۔

۴۱۳۔ عرشی زادہ میں یہ شعر آخر سے تیسرا ہے۔

۴۱۴۔ عرشی زادہ ف: ڈھونڈے۔ یہ شعر تمام ماخذوں میں مؤخر ہے اور شعر مابعد مقدم، عابدی، خواجہ، نظامی اور گل کی ترتیب ایک ہے۔ عرشی زادہ میں یہ شعر نمبر ۱۵ سے پہلے ہے۔ مالک اور شیرانی میں یہ شعر موخر ہے اور مابعد مقدم۔

۴۱۵۔ ف، نظامی: کسی۔

۴۱۶۔ مالک میں یہ حاشیہ ہے: "متن میں 'مانگے ہے' لیکن اسے قلمزد کیے بغیر

حاشیے میں 'ڈھونڈھے' ملتا ہے"۔ شیرانی عرشی زادہ: مانگے ہے۔ نظامی: چاہے ہے۔ مالک میں شیرانی و عرشی زادہ کا اختلاف ظاہر نہیں کیا۔ خواجہ، مالک: ڈھونڈھے؛ گل، عابدی: ڈھونڈے۔ ف، مالک و شیرانی میں یہ شعر مقدم اور مابعد مؤخر ہے۔ عرشی زادہ میں شعر نمبر ۹ کے بعد ہے۔

۴۱۷۔ مالک، عرشی زادہ، شیرانی: کسو، گل، ف، نظامی، عابدی: کسی۔

۴۱۸۔ مالک، نقوش نستعلیق، نظامی: سرمہ۔ گل، خواجہ، عرشی زادہ، شیرانی، ف: سرمے۔

۴۱۹۔ نظامی، عابدی، ف، نقوش نستعلیق: اک۔ گل، خواجہ، شیرانی، عرشی زادہ، مالک: ایک۔

۴۲۰۔ عرشی زادہ، ف، شیرانی: چاہے ہے، مابقی: تاکے ہے۔

۴۲۱۔ گل، عرشی زادہ، ف، عابدی: ڈھونڈتا۔ مابقی: ڈھونڈھتا۔ نظامی میں یہ شعر موخر ہے۔

۴۲۲۔ نظامی: جی۔

۴۲۳۔ نظامی: کسی۔

۴۲۴۔ گل کے کاتب نے جبہہ لکھ کر کاٹ دیا ہے۔

۴۲۵۔ اس شعر پر اردو انتخاب ختم ہوتا ہے۔ خاتمے کے لیے کوئی نشان نہیں ہے۔ یہ حصہ مخطوطے کے ص۱۵ پر ختم ہوا ہے اور ص۱۶ سے "وانمود" والی عبارت شروع ہوگئی ہے۔